يٰأيها الذين آمنوا أطيعوا الله وأطيعوا الرسول ولا تبطلوا أعمالكم

ترجمان

دہلی

پندرہ روزہ

مسلک اہل حدیث کا داعی اور جمعیۃ اہل حدیث ہند کا نقیب

مدیر
ابوالکلام احمد

شمارہ ۸	۱۵ اپریل سنہ ۱۹۸۰ء	جلد ۲۷

ہماری دُعائیں بے اثر کیوں؟

امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب منبہات میں لکھتے ہیں کہ لوگوں نے مشہور بزرگ حضرت ابراہیم ادھم بلخی رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا کہ کیا وجہ ہے ہم دعا کرتے ہیں اور قبول نہیں ہوتی۔ آپ نے جواباً فرمایا کہ دس چیزوں کی وجہ سے تمہارے دل مردہ ہو گئے ہیں:۔

۱۔ تم نے خدا کو پہچانا مگر اس کا حق ادا نہ کیا۔

۲۔ خدا کی کتاب پڑھی لیکن اس پر عمل نہ کیا

۳۔ ابلیس شیطان سے دشمنی کا دعویٰ کیا مگر اس کے ساتھ دوستی قائم رکھی۔

۴۔ محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا تم نے دعویٰ کیا مگر آپ کے طریقے اور سنت کو چھوڑ دیا۔

۵۔ جنت میں جانے کی خواہش کی لیکن اس کے لئے اچھے عمل نہیں کئے۔

۶۔ دوزخ سے خوف کا دعویٰ کیا مگر گناہوں سے باز نہ رہے

۷۔ موت کے حق ہونے کا بھی اعلان کرتے رہے لیکن اس کے لئے آمادہ نہ ہوئے

۸۔ لوگوں کے عیب گنتے رہے مگر اپنے عیوب پر کبھی نظر نہ ڈالی۔

۹۔ خدا کا دیا ہوا رزق کھاتے رہے مگر اس کی شکر گذاری نہ کی۔

۱۰۔ روز اپنی میتوں کو دفن کرتے رہے مگر ان کے احوال سے عبرت حاصل نہ کی۔

پس ان حالات میں تمہاری دعا کیسے قبول ہوتی؟

بدل اشتراک غیر ممالک سے (۵ پونڈ) یا (دس ڈالر)

بدل اشتراک۔ پندرہ روپے

D(D)712

باب القرآن

أَلَمْ تَرَوْا أَنَّ اللَّهَ سَخَّرَ لَكُم مَّا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَأَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهُ ظَاهِرَةً وَبَاطِنَةً ۗ وَمِنَ النَّاسِ مَن يُجَادِلُ فِي اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَلَا هُدًى وَلَا كِتَابٍ مُّنِيرٍ

(لقمان آیت ۲۵)

ترجمہ: کیا تم نے غور نہیں کیا کہ وہ اللہ ہی ہے جس نے آسمان اور زمین کی چیزوں کو تمہاری خدمت کے لئے پابند کردیا ہے اور تمہیں جسم کی ظاہری اور پوشیدہ نعمتیں عطا کی ہیں پھر بھی کچھ لوگ ایسے ہیں جو اللہ کے بارے میں بغیر کسی دلیل اور روشن کتاب کے جھگڑا کرتے ہیں۔

اس آیت کا انداز کلام تعجب کا بھی ہے اور ڈانٹ ڈپٹ کا بھی کہ خدا کے بندو تمہیں کیا ہو گیا، کیا تم نے اس امر پر غور نہیں کیا کہ زمین اور آسمان میں جتنی چیزیں ہیں تمہارے کام آرہی ہیں اور جنہیں تم اپنی ضروریات اور حاجات کے لئے استعمال کرتے ہو کیا کبھی سوچا ہے کہ کس نے پیدا کی ہیں اور کیا تم یہ دعویٰ کر سکتے ہو کہ ان کے پیدا کرنے میں خدا کے سوا اور کا دخل ہے؟ اگر یہ ساری چیزیں اللہ ہی نے پیدا کی ہیں تو پھر آخر تم کس بنیاد پر اور کس دلیل سے دوسروں کو اس کا شریک ٹھہراتے ہو اور غیر اللہ کی بھی عبادت کرتے ہو۔

اس پر مزید یہ تمام نعمتیں جو تمہیں عطا کی ہیں یہ ظاہری اور باطنی ہیں اور جسمانی و روحانی بھی، شکل و صورت، قد و قامت، [illegible] لباس اور اس قسم کی دوسری تمام چیزیں بھی اسی کی بخشی ہوئی ہیں اسی طرح سمع و بصر، عقل و ادراک اور ہدایت و رہنمائی کی نعمتیں بھی اسی کی عطا کردہ ہیں۔ ان میں سے کسی چیز کے متعلق کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا کہ ایسی نعمتیں خدا کے سوا کوئی اور بھی عطا کر سکتا ہے یا کوئی دوسرا ایسی نعمتیں ملنے کا ذریعہ بن سکتا ہے تو جب تمام نعمتوں کو بخشنے والا اللہ ہی ہے تو پھر نعمتوں کی شکرگزاری اور نیازمندی کا حق دار بھی وہی ہے اسی کا شکر ادا کیا جائے۔ اور جو دلیل کسی دوسرے کو یہ حق نہیں دیا جا سکتا کہ اس کا بھی شکر ادا کریں کسی اور کو اس کا ساجھی بنایا جائے۔

اس کے بعد فرمایا: وَمِنَ النَّاسِ مَن يُجَادِلُ فِي اللَّهِ

یعنی جب اس تک خدا اور اس کی شکرگزاری کے حق کا تعلق ہے تو یہ ایک ثابت شدہ حقیقت ہے جس سے کسی کے انکار کی گنجائش نہیں۔ لیکن عجیب معاملہ ہے کہ پھر بھی کچھ شامت زدہ لوگ ایسے ہیں جو اللہ کی توحید کے بارے میں جھگڑتے ہیں، حالانکہ ان کے پاس نہ کوئی دلیل ہے نہ کوئی راہنمائی ہے اور نہ ہی کسی روشن کتاب کی کوئی سند۔ اس آیت میں مشرکین مکہ کی طرف بھی اشارہ ہے کہ وہ خدا کے منکر نہیں تھے، ان کا سارا جھگڑا تو خدا کی توحید کے بارے میں تھا۔ وہ سمجھتے تھے کہ خدا تو ہے لیکن اس کے شریک بھی ہیں جن کو اس نے کچھ اختیارات سونپ دیئے ہیں اور وہ بھی کچھ کر سکتے ہیں۔ قرآن نے اس خیال کی نفی کی ہے۔

باب الحدیث

عن انس بن مالك ان ابا موسى الاشعري رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مثل المؤمن الذي يقرأ القرآن مثل الأترجة طعمها طيب وريحها طيب ومثل المؤمن الذي لا يقرأ القرآن كمثل التمرة طعمها طيب ولا ريح لها ومثل المنافق الذي يقرأ القرآن كمثل الريحانة ريحها طيب وطعمها مر ومثل المنافق الذي لا يقرأ القرآن كمثل الحنظلة طعمها مر ولا ريح لها

(نسائی شریف)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک سے روایت ہے ابو موسیٰ اشعری نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مثال اس مومن کی جو قرآن پڑھتا ہے ایسی ہے جیسے ترنج ہے اس کا مزہ بھی عمدہ ہے اور خوشبو بھی بہتر ہے اور اس مومن کی مثال جو قرآن نہیں پڑھتا اس کی مثال کھجور کی طرح ہے جس کا مزہ عمدہ ہے لیکن خوشبو نہیں ہے اور جو منافق قرآن پڑھتا ہے اس کی مثال ریحان (ناز بو) کی ہے جس کی خوشبو اچھی ہے لیکن مزہ کڑوا ہے جو منافق قرآن نہیں پڑھتا وہ اندرائن (حنظل) کے پھل کی طرح ہے جس کی خوشبو بھی نہیں ہے اور مزہ بھی کڑوا ہے۔

اس حدیث میں مومن کے قرآن سے تعلق کو بیان کیا گیا ہے کہ ایمان کے بعد کامیاب اور متوازن زندگی کے لئے ضروری ہے کہ قرآن کو پڑھا جائے اور اس کی تعلیمات کو حاصل کیا جائے۔ جو مومن قرآن کا مطالعہ کرتا ہے اس کی مثال اس پھل کی دی گئی جس کی خوشبو بھی اچھی اور مزہ بھی اچھا اور جو مومن دعویٰ ایمان کے بعد قرآن نہیں پڑھتا اور قرآنی تعلیمات سے آگاہی حاصل کرنے کی کوشش نہیں کرتا وہ اس حد تک بہتر ہے کہ ایمان تو رکھتا ہے مگر اس ایمان کو اس وقت تک معطر نہیں کر سکتا جب تک قرآن کی تلاوت نہ کرے جیسے کھجور ہے جس کا مزہ تو ہے مگر وہ خوشبو نہیں جو ذہنوں کو معطر بھی کرے۔ اس کے بعد اس شخص کی مثال دی جس کے دل میں نفاق ہے، ایمان کا محض زبانی مسلمان ہے وہ ایمان کے اتنے بلند بانگ دعوے کرتا ہے کہ اس سے کچھ خوشبو سی آنے لگتی ہے لیکن جب اسے قریب سے ہو کر دیکھیں گے اور اس سے معاملہ کر کے دیکھیں گے، تو مزہ بہت کڑوا ہوگا۔

یعنی ایمان کی بجائے دل میں بے ایمانی اور نفاق ہوگا۔ ایسے شخص کو قرآن پڑھنے سے کچھ خوشبو تو حاصل ہوگی لیکن دل میں ایمان نہ ہونے کی وجہ سے انجام اچھا نہ ہوگا۔

اس کے بعد وہ شخص جس کے دل میں نہ تو ایمان ہے اور نہ ہی وہ قرآن کی تلاوت کرتا ہے وہ تو خسر الدنیا والآخرۃ ہے تو اس کی بری رنگ و بو ہے اور باطن تو پہلے ہی ایمان سے خالی ہے۔ یہ وہ منافق ہے جس کی مثال ایک ایسے کڑوے پھل سے دی گئی جس کی مثال ایک ایسے کڑوے پھل سے دی گئی جس کی نہ تو خوشبو ہے اور نہ ہی مزہ ہے ظاہری و باطنی دونوں لحاظ سے بیکار

ضرورت مدرس

جمعیۃ اہلحدیث کے زیر ادارہ کے لئے ایک عالم کی ضرورت ہے جو کہ جمعہ کا خطبہ بھی دے سکے اور بچوں کو پڑھانے کا بھی تجربہ رکھتا ہو۔ تنخواہ حسب لیاقت دی جائے گی

(محمد صالح)

ناظم جمعیۃ اہلحدیث ضلع ایٹہ (یوپی)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

تعمیری فنڈ میں جماعت کے ہر ایک فرد سے ایک روپیہ وصول کیا جائے

درج ذیل تجویز جمعیت کے تعمیری فنڈ کی فراہمی کے سلسلے میں موصول ہوئی ہے۔ ناظرین کرام سے گذارش ہے کہ وہ اس ضمن میں اپنی رائے سے آگاہ فرمائیں۔ جو حضرات تعمیری فنڈ کی فراہمی میں تعاون کرسکتے ہوں وہ براہ مہربانی اپنے نام سے مطلع فرمائیں۔

(ادارہ)

مکرمی و محترمی السلام علیکم

مورخہ [illegible] کے شمارہ میں یہ پڑھ کر بہت خوشی حاصل ہوئی کہ جمعیت اہلحدیث ہند نے دہلی میں [illegible] زمین خرید لی ہے۔ جس میں جامع مسجد، [illegible] اور دفتر کی تعمیر وغیرہ کے لئے عمارت کی تجویز کی گئی ہے۔ لہذا اس کی فراہمی فنڈ کے لئے ایک ناقص تجویز ہے۔ مثلاً ہند کے اندر جماعتی مردم شماری کے مطابق اہلحدیث افراد کی تعداد ایک کروڑ ہے لہذا ہر فرد اہلحدیث کے اوپر ایک روپیہ چندہ لازمی قرار دیا جائے اور دو قسم کی رسیدیں چھپوائی جائیں ایک روپیہ والی رسید ہو دوسری جنرل رسید ہو تاکہ جب چندہ بھی زیادہ سے زیادہ دیا ہو سکے۔ اس کی وصولیابی کے لئے ہر صوبہ میں ایک کمیٹی کی تشکیل کردی جائے۔ وہ کمیٹی گشت کرکے صوبہ کے اندر ہر فرد اہلحدیث سے چندہ وصول کرکے مرکز کو بھیجدے اس طریقے سے یہ کام بہت جلد انجام پا جائے گا۔ اس امر کا ایک مضمون اخبار ترجمان میں بھی دیا جائے۔ تاکہ عام معلومات ہو جائے اور لوگ جب وصولیابی کے لئے پہنچیں تو آسانی سے وصولیابی ہو سکے۔

محمد عبدالسمیع خان

محلہ کٹرہ رشید [illegible] آباد

[illegible] آباد

پندرہ روزہ
ترجمان دہلی

جلد نمبر ۲۹ | ۱۵ اپریل ۱۹۸۰ء | شمارہ نمبر ۸

یہ ناپسندیدہ بحث
اِس سے فائدہ؟

فلسطین کے رہنما مسٹر یاسر عرفات کے دورہ ہند کے بعد دو مسلم جماعتوں جمعیۃ علماء ہند اور جماعت اسلامی کے درمیان جو بحث چل نکلی ہے وہ کوئی خوشگوار اور اچھی بحث نہیں ہے اور اس سے ملت اسلامیہ کو کوئی فائدہ نہیں پہنچے گا۔ اس کے برعکس نقصان ہوگا۔ اور اس سے باہمی انتشار بڑھے گا۔

یہ بحث اس لئے فضول ہے کہ یہ محض ایک نظریاتی بحث ہے جس کا عمل سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ افغانستان میں روس نے فوجی مداخلت کی ہے یہ سب جانتے ہیں اور کمیونسٹوں کے علاوہ سب ہی نے اس کی مذمت بھی کی ہے یاسر عرفات اگر اس معاملہ میں خاموش رہے تو اس لئے نہیں کہ وہ کمیونسٹ ہیں یا اس کی انہوں نے خود حمایت کی۔ البتہ ان کی خاموشی کی دوسری وجوہ ہیں۔ سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ تنظیم آزادی فلسطین روس ہی کی مدد سے دی ہوئی ہوگی کہ وہ اسرائیل کے خلاف اپنی جنگ جاری رکھ سکے جیسے روس ملک کے خلاف یاسر عرفات سے کسی کو کیا مشکل تھا کہ سفارتی ذمہ داریوں کا جو بوجھ ان پر ہے وہ کر سکتے۔ لیکن یہ ایسی بات بھی نہ تھی جیسے آخر جارحان کے خلاف مظاہرہ کیا جائے۔ یا یاسر عرفات کے خلاف مشتعل افراد کی تقسیم کی جاتی۔ ایسی باتوں سے اسلامک موومنٹ کو احتراز کرنا چاہیے تھا۔

لیکن اس کے ساتھ ہی جمعیۃ علماء کے ترجمان کی یہ بھی کوئی قابل ستائش بات نہیں ہے کہ وہ اب سارا زور قلم مظاہرہ کی مذمت میں صرف کرے اور اس کو اتنا دراز کرے کہ وہ ختم نہ ہونے پائے۔ اخبار ہی تک یہ معاملہ محدود رکھا جاتا۔ زمزم صفت جمعیۃ کے قائم مقام ناظم عمومی نے جو تمام شاخوں کو جو ہدایت کی کہ وہ

" مساجد میں بعد نماز جمعہ جلسوں کا انتظام کرکے حسب ذیل پاس کریں جن میں ایک طرف حکومت ہند کا اس بات کے لئے شکریہ ادا کیا جائے کہ اس نے یاسر عرفات کو سربراہ مملکت کا درجہ دیا اور دوسری طرف جماعت اسلامی کی سرپرستی میں یاسر عرفات کے خلاف جو مظاہرہ ہوا اس کی مذمت کی جائے۔"

اس ہدایت میں بھی سیاسی تدبر کا فقدان نظر آیا۔ اگر حکومت نے یاسر عرفات کو ایک سربراہ مملکت کا درجہ دیا تو وہ اپنی مصلحتوں کی بنا پر دیا۔ جمعیۃ علماء کی درخواست یا مطالبہ پر نہیں۔ اس لئے کسی شکریہ کی ضرورت ہی نہیں تھی۔ لیکن اگر جمعیۃ کے ذمہ دار اس کی ضرورت سمجھتے تھے تو صرف مرکزی جمعیۃ کی طرف سے حکومت کو ایک پیغام مبارکباد کی ترسیل کافی تھی۔ جگہ جگہ اور ہر مسجد میں شکریہ کی تجویز بالکل غیر ضروری تھی۔ اور اگر بحث کو ختم کرنے کے لئے ہم اس بات کو مان لیں کہ حکومت کے تئیں مکمل ترین اظہار وفاداری کے لئے ایسا ضروری تھا۔ تب بھی مساجد کو کسی جماعت کی مذمت کے لئے استعمال کرنا کسی طرح مناسب نہ تھا۔

ہم نام نہاد اسلامک موومنٹ کے ترجمان ہیں نہ اس سے ہمارا کوئی تعلق ہے ہمیں تو اس بات کا افسوس ہے کہ باہمی انتشار بڑھانے کی راہ نکالی گئی جس سے یقینی طور پر کسی کو فائدہ نہیں پہنچے گا۔ اور ہماری انرجی جس سے ہم کوئی مفید کام لے سکتے ہیں لا یعنی بحثوں میں خرچ ہوتی رہے گی۔ ہم خارجی امور میں اور وہ بھی عملی طور پر نہیں محض نظریاتی طور پر آخر کیوں الجھیں — کیا وہ تمام مسائل حل ہوگئے جو اس وقت ملت اسلامیہ کو درپیش ہیں۔ اب دونوں تک مسلم نسل کشی کا سلسلہ بند ہوگیا۔ حکومت کی طرف سے اقلیتوں کے مکمل تحفظ اور حملہ آوروں کے خلاف سخت کارروائی کا یقین حاصل ہوگیا۔ کیا ہمارے تعلیمی مسائل حل ہوگئے کیا اس بات کا یقین حاصل کر لیا گیا کہ درسی کتابوں یا غیر درسی کتابوں میں اسلام کے خلاف کوئی زہر نہ گھولا جائے گا۔ کیا مسلم پرسنل لا کے معاملہ میں اس بات کا اطمینان ہوگیا کہ اس میں کوئی ترمیم نہیں ہوگی اردو کی تسلیم اور اس کو اس کا جائز مقام دلانے کے لئے ایک عرصہ دراز سے جو بھی کوششیں ہو رہی ہیں کیا اس میں کامیابی حاصل کر لی گئی۔ اور ان کے علاوہ بھی جو بہت سے مسائل ہمارے سامنے ہیں کیا وہ سب حل ہوگئے اور اگر ابھی تک حل نہیں ہوسکے ہیں تو ہم ان سب کو پس پشت ڈال کر ایسے راستہ پر کیوں لگ گئے جو صراط مستقیم کا راستہ نہیں بلکہ ملت کو کئی ٹکڑوں میں بانٹنے اور بٹے ہوئے ان ٹکڑوں میں نفرت کی دیواروں کو اور زیادہ اونچا کرتا ہے۔

اس وقت ضرورت اس بات کی تھی کہ ہم سب مل کر اپنے مسائل کو حل کرنے کی کوشش کرتے جو سب کے مشترکہ مسائل ہیں اور اختلافی مسائل کی بحث میں الجھنے سے گریز کرتے۔ کیونکہ اس سے مسائل حل نہیں ہوتے اور الجھتے ہیں اور اگر ان میں الجھنا ہی تھا۔ تو علمی سطح پر الجھتے عوام کے لئے انہیں موضوع بحث نہ بناتے کہ اس سے تنازعات ختم نہیں ہوتے اور بڑھتے ہیں۔ اور ملت کے اندر گروہ بندی اور نفرت بڑھتی ہے ۔ ملت کو اس وقت اتحاد کی ضرورت ہے انتشار کی نہیں انتشار بھی ان مسائل پر جن کا ہمارے حقائق سے تعلق ہے نہ ہمارے عمل سے! اگر یاسر عرفات روس کی مذمت میں دو بول کہہ دیتے تب بھی روس کے رویہ میں تبدیلی نہ ہوتی۔ اور مظاہرہ نہ ہوتا تب بھی اسلامک موومنٹ والے کسی طرح یاسر عرفات اور ان کے نمائندوں کو اپنے خیالات سے آگاہ کر دیتے — اب جبکہ یاسر عرفات ہند سے جا چکے ہیں تو ہم کے عام مسلمانوں کو نظریاتی بحثوں میں الجھانا اور اس بحث کو دراز کرنا نہ اسلام کی کوئی خدمت ہے اور نہ جماعت کی۔ اس سے کوئی مفید نتیجہ برآمد نہ ہوگا۔ بلکہ اس سے اختلافات اور دشمنی کی نئی نئی راہیں کھل جائیں گی۔ جو کسی حالت میں ٹھیک نہیں۔ امید ہے دونوں مذکورہ مسلم جماعتیں ہماری معروضات پر سنجیدگی سے غور کریں گی۔

اور فضول کی بحث میں پڑنے کے بجائے ترجمان کے اصل مسائل سے نپٹنے کی کوشش کریں گی۔ (محمد حسن)

کام کی باتیں

حق اور باطل

جو شخص حاکم کو خوش کرنے کے لئے غیر حق فیصلہ حاصل کرتا ہے۔ وہ دراصل اپنے آپ کو غلط فہمی میں مبتلا رکھتا ہے کیونکہ تدبیروں سے حق اس کے ساتھ نہیں ہوگا۔ حالانکہ فی الواقع اللہ کے نزدیک حق جس کا ہے اسی کا رہتا ہے اور فریب خوردہ کے فیصلے حقیقت پر کوئی اثر نہیں ڈالتا۔ (تفہیم القرآن)

غرض کے بندے

بادشاہ بیمار ہوا (نہ جانے کس کی) کوئی امید نہ تھی علاج معالجے سے مایوس ہوکر صدقہ خیرات کی طرف توجہ دی۔ مگر حالت روز بروز بگڑتی گئی۔

ایک سنیاسی جو کسی دوسرے ملک سے پھرتا پھرتا آگیا تھا اسے جب بادشاہ کی بیماری کا علم ہوا تو دربار میں حاضر ہوگیا بادشاہ کو دیکھنے کے بعد اس نے تجویز کیا کہ اگر کسی بارہ سالہ لڑکے کی گردن کاٹ کر اس کا کلیجہ بادشاہ کے گلے میں ڈال دیا جائے تو وہ صحت یاب ہوسکتا ہے۔

اب کسی ایسے لڑکے کی تلاش شروع ہوئی آخر ایک غریب کسان اس بات پر رضا مند ہوگیا کہ اسے اتنے روپے دے دیئے جائیں تو وہ اپنا ایک لڑکا دے دیگا۔

بادشاہ نے کہا کہ ایک انسان کی جان لے کر میں صحت یاب ہونا نہیں چاہتا۔ مگر قاضی وقت نے فتوی دیا کہ بادشاہ اسلام کی جان سلامت رہے تو رعایا کے ایک فرد کی جان لینا کوئی گناہ نہیں۔

بادشاہ سلامت مطمئن ہوگئے لڑکے کو جلاد کے سامنے لایا گیا۔ بادشاہ اپنے درباریوں سمیت موجود تھا۔

لڑکے نے آسمان کی طرف دیکھا اور ہنسنے لگا۔ سب حیران ہوئے کہ جلاد سامنے کھڑا ہے تلوار کا ایک وار اس کی گردن کاٹ دے گا مگر یہ لڑکا ہنس رہا ہے۔

بادشاہ نے پوچھا۔ لڑکے تمہارے ہنسنے کا سبب کیا ہے؟

لڑکے نے جواب دیا والدین کہ سب سے زیادہ خیرخواہ ہوتے ہیں وہ دولت پر راضی ہوگئے۔ (باقی صفحہ ۔۔ پر)

بائبل، قرآن — اور — سائنس

ایک کتاب ایک تجزیہ - تقابلی مطالعہ اور تبصرہ

قرآن کریم کی صداقت پر دشمن کے گھر کی زبردست شہادت

از:- مقبول احمد فلاحی

... ترجمہ مذاہب ... یہودیت، عیسائیت اور اسلام سے ہے وہ اس کے علاوہ دوسرے مذاہب کی دینی کتب اصل کتابیں ہیں جو ان کے پیغمبروں کو ... خدا کی جانب سے براہ راست ملی ہیں ان کو نہیں۔ اللہ کریم قرآن مجید میں اتنا اضافہ کرتا ہے کہ ... موسیٰ و عیسیٰ پر اترے دینی کتابوں کی تحریف ... انسانی خیالات و آمیزش سے صورت اور ... اپنی اصل شکل میں نہیں اس لئے آخری رسول کے ذریعے ایک ... ہدایت نامہ کو دنیا ... انسانوں کی رہنمائی کے لئے اتارا جاتا ہے اب قرآن مجید میں تا قیامت محفوظ کر دیا گیا ہے اس کی حفاظت کا ذمہ اب خدا نے خود لے رکھا ہے۔

تاسف ہے ... سائنسی انکشافات ... ان کو اس حقیقت کا ... جبکہ ... قرآن مجید ... تمام معانی ... انسان کے اپنے تراشیدہ ... کا مجموعہ ... جبکہ اس کے برعکس قرآن انسان کے دریافت شدہ سائنسی انکشافات ... کی پوری تصدیق کرتا ہے ... سائنس دان ... معترف ہیں کہ جب سائنس کے انکشافات قرآن کی ان آیات کی جو مظاہر قدرت سے تعلق رکھتی ہیں تصدیق کرتے ہیں تو مستقبل میں بھی ... قرآن ... حال ہی میں فرانس کے ایک نامور سائنس دان MAURICE BUCAILLE نے ایک ... کتاب فرانسیسی زبان میں تصنیف کی ہے نام اس کا ہے La Bible. Le Coran. et la Science

اس کا انگریزی ترجمہ بعنوان بائبل، قرآن اور سائنس ALASTAIR D. PANNELL نے کیا اور امریکن ٹرسٹ پبلیکیشن انڈیاناپولس ... سے اسے شائع کیا ہے مصنف کہ اس کتاب کی اشاعت میں محکمہ امور شرعیہ و اسلامیہ دوحہ قطر ریاست کو مالی تعاون حاصل رہا۔ قطر ریاست کے شاہ فیصل مرحوم سے کئی ایک ملاقاتیں ہوئیں۔ یہ بڑے انداز کی ایک منفرد کتاب ہے ... مستقبل کو پیش ... ثابت ہو سکتی ہے۔

وہ لکھتا ہے کہ میں نے اس نکتہ سے عہد نامہ عتیق اور عہد نامہ جدید یعنی بائبل کا مطالعہ کیا کہ مظاہر فطرت کے متعلق بائبل جو کچھ کہتی ہے کیا وہ سائنس کے ... انکشافات کے مطابق ہے یا اس کے خلاف؟ وہ کہتا ہے کہ مجھے سخت مایوسی ہوئی کہ جو کچھ میں نے دیکھا ہے وہ ... اور وہم پرستی پر مبنی ہے ... مجھے اس کا اعتراف ... کہ اگر یہ خدا کی کتاب ہے تو ... نعوذ باللہ ... اور اگر خدا علیم و بصیر حکیم و خبیر ہے تو یہ کتاب خدا کی نہیں ہو سکتی البتہ ... کے انسانوں کی ... خیالوں کا مجموعہ کہلا سکتی ہے اس کے بعد میں نے سوچا کہ یہودیت اور عیسائیت کے بعد دنیا میں ایک اور مذہب ... اسلام ہے ... دیکھوں کہ اس مذہب کے ماننے والے جس کتاب کو منزل من اللہ کہتے ہیں وہ ایک سائنس داں کے علمی نقطہ نگاہ یعنی صرف سائنسی علوم کی حد تک کس قدر مطمئن کرتی ہے۔

وہ لکھتا ہے کہ میں عربی نہیں جانتا تھا لہذا مجھے قرآن مجید کے مروجہ تراجم کا سہارا لینا پڑا ... ہے کہ کوئی ایک ترجمہ دوسرے سے نہیں ملتا۔ حتیٰ کہ ایک ہی زبان میں ترجمے مختلف معانی اور تعبیرات پیش کرتے ہیں لہذا اس مایوسی کے بعد میں نے فیصلہ کیا کہ خود عربی سیکھوں اور عربی بھی اسی زمانے کی جس عربی میں قرآن نازل ہوا اور اسے بہت محنت و مشقت کرنی پڑی۔ وہ اسی مقصد کے لئے سعودی عرب بھی گیا۔ شاہ فیصل مرحوم نے اس کی خوب پذیرائی کی عربی سیکھنے کے بعد وہ تاریخی شواہد اور دلائل کی تہ قرآن کی ترتیب اور کتابت کے متعلق مکمل اطمینان قلب حاصل کرنے کے بعد اس حقیقت تک پہنچا کہ موجودہ قرآن حرف بحرف وہی ہے جو رسول اکرم نے اپنی امت کو دیا منشور یعنی کتاب کی شکل میں دیا۔ اس مصنف نے اپنی کتاب کا ایک پورا باب اس تحقیق کی نذر کیا ہے

اس تحقیق کے بعد وہ اپنے استدلال سے اپنے ہم مذہب مغربی مستشرقین کے منہ پر طمانچہ مارتا ہے کہ یہ خدا کی کتاب ہے اس لئے محمد کی کتاب نہیں کہنا چاہئے لہذا اسلام خدا کا دین ہے۔ محمد کا بنایا ہوا دین نہیں ہے یہ ہماری سازش اور بغض و حسد تھا کہ مسلمانوں کو محمڈن اور اسلام کو محمڈن ازم کہتے رہے۔ اور وہ مسلمانوں پر بھی تنقید کرتا ہے کہ مسلمان خود اپنے طرز عمل و فکر و عمل سے کچھ اسی کی تائید کرتے ہیں۔

اس نے لکھا ہے کہ میں نے سائنس کے ان ثابت شدہ حقائق کو لیا جن کا تعلق تخلیق فلکیات، حیاتیات وغیرہ سے ہے پھر ان موضوعات کے بارے میں قرآن مجید کا مطالعہ کیا۔ میں نے دیکھا کہ قرآن کا انداز بیان انجیل سے مختلف ہے وہ ایک موضوع پر ایک ہی مقام پر سب کچھ نہیں کہہ دیتا۔ وہ اس کے متعلق مختلف مقامات پر بیان کرتا ہے۔ لہذا یہ امر لازم ہو گیا کہ میرے پیش نظر موضوعات کے متعلق قرآن میں جہاں جہاں کچھ آیا ہے ایک جگہ اکٹھا کر لوں۔ چنانچہ اس طرح میں نے قرآن کو ترتیب (CLASSIFIED) کیا۔

لہذا اس مصنف نے قرآن فہمی کے لئے دو بنیادی اصول وضع کئے ایک محاسبہ اور دوسرا تصریف آیات یعنی تدبر قرآن اس اصول کے تحت وہ ایک ایک آیت کو لیتا ہے اس سے جو بات غور سے اس کا مطلوب متعین کرتا ہے اور اے دنیا کے دانشمندو! مجھے بتاؤ کہ چودہ سو سال قبل کون انسان اس قسم کی حقیقت بیان کر سکتا تھا۔ ماننا پڑے گا کہ اسلام کا سرچشمہ ماورائے انسانی ہے۔

وہ ہر سائنسی انکشاف پر بائبل اور قرآن کا مقابلہ کرتا ہے۔

داستان بنی اسرائیل کے واقعہ کا انجیل کے باب خروج (EXODUS) اور قرآن کی سورت بنی اسرائیل کا تقابل کرتے ہوئے۔ انجیل کے بیان کردہ واقعات کو اوہام پرستی، جہالت اور انسانی آمیزش پر مشتمل قرار دیتا ہے۔

افسوس ہے کہ مضمون کی طوالت کے ڈر کے باعث میں قارئین کے سامنے اس مصنف کی تمام عرق ریزی کو ضبط تحریر میں نہیں لا سکتا اس کتاب کو تین حصے ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔ آخر میں روایات و احادیث پر تبصرہ بھی شامل ہے اس نے بخاری، مسلم، ابن ماجہ نسائی، طبری وغیرہ کا مطالعہ کیا ہے اور قابل ... احادیث پر بحث کی ہے۔ صحیح بخاری کا انگریزی عربی ایڈیشن علامہ محمد محسن خان نے اسلامک یونیورسٹی مدینہ سعودی عرب سے مصنف کو دیا گیا۔

ضعیف روایات و احادیث کے بارے میں لکھتا ہے کہ ان کی حیثیت انجیل کی سی ہے ان میں ایسی باتیں پائی جاتی ہیں جن کو آج سائنس ہرگز قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہو سکتی اور میں وثوق سے کہتا ہوں کہ پیغمبر اسلام نے کوئی ایسی بات نہیں کہی ہوگی جو قرآن اور سائنس کے خلاف ہو ... یہ باب بھی بڑے غور و فکر کا محتاج ہے

قرآن مجید کو آسمانی کتاب اور اسلام کو دین خداوندی ثابت کرنے کے لئے مسلمانوں اور علمائے اسلام کو بالخصوص اس کتاب کا مطالعہ ضرور کرنا چاہئے اور تعلیمات پر مصنف کے تبصرہ کو اگر تنقیدی بھی مان لیا جائے تو اس کا جواب بھی عقلی و سائنسی و استدلالی انداز میں دینا چاہئے۔

ضمنا دوسری نوٹ

موریس بکیل کی زیر تعارف کتاب اصلا قرآن ہی سے متعلق ہے لیکن مصنف نے کتاب کے آخر میں احادیث پر ایک باب کا اضافہ کر کے احادیث کی بابت اپنی علمی بے مائیگی کا اظہار کیا ہے۔ یہ کہنا کہ احادیث کا اس سے کہ وہ ضعیف ہیں یا مستند بائبل کی طرح ہی ایک افسوسناک مغالطہ ہے بائبل کی طرح ہی ایک افسوسناک مغالطہ ہے (بائبل = عہد نامہ جدید و قدیم) کہنا کس قدر ... ہے اس کا اندازہ مندرجہ ذیل مختصر اشاروں سے ہو سکتا ہے۔

(باقی صفحہ پر)

برصغیر پاک و ہند میں

اہلحدیث کی علمی خدمات

اہلحدیث کو اصحاب الحدیث، اہل سنت، اہل اثر اور سلفی کے ناموں سے یاد کیا جاتا ہے۔ ایک وہ مبارک زمانہ تھا جب صحابہ کرامؓ جیسے جلیل القدر اصحاب اہل حدیث تھے۔ حضرت ابن عمرؓ، ابن عباسؓ، ابو سعید خدریؓ، انس بن مالکؓ، ابن مسعودؓ، عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ، جابر بن عبداللہؓ اور حضرت ابو ہریرہؓ رضوان اللہ علیہم اجمعین خاص طور پر روایت حدیث اور حفاظت حدیث کے لئے مشہور ہیں۔

تابعین اور تبع تابعین میں امام زہریؒ، امام اوزاعیؒ، امام مالکؒ، امام شافعیؒ اور امام احمد بن حنبلؒ ایسی شخصیات ہیں جو بزرگان حدیث کی اتباع اور اس کی اشاعت و ترویج کے لئے مشہور ہیں۔ پھر وہ دور آیا جب اہل حدیث کے نظری و عملی نظریات کے حاملین امام بخاریؒ، امام مسلمؒ، امام ابو داؤدؒ، امام ترمذیؒ، امام ابن ماجہؒ، امام نسائیؒ، امام دار قطنیؒ، امام دارمیؒ اور حاکمؒ جیسے بزرگان اور نامور اکابر پیدا ہوئے جنہوں نے حفاظت حدیث اور اشاعت حدیث کے لئے اپنی عمریں صرف کر دیں۔ اس وقت تحریک اہلحدیث صرف ائمہ کرام اور محدثین عظام تک ہی محدود تھی۔

برصغیر پاک و ہند میں اہلحدیث ویسے تو آغاز عہد اسلامی سے چلے آ رہے ہیں۔ کبھی کم کبھی زیادہ لیکن اہل حدیث کو جامع تحریک بنانے کی اولین کوشش امام الہند شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے کی۔ آپ نے فارسی میں قرآن کا ترجمہ کیا جس سے عوام کو قرآن مجید سمجھنے میں آسانی و سہولت پیدا ہوئی۔ حدیث میں حدیث کی اولین کتاب موطا امام مالکؒ کی دو شرحیں عربی، فارسی میں بنام المسوی اور المصفیٰ لکھیں۔ ان شرحوں کی اشاعت سے حدیث فہمی کی راہ ہموار ہو گئی اس کے بعد شاہ صاحب نے کتاب و سنت کی روشنی میں رموز شریعت اور اسرار دین سمجھنے کے لئے حجۃ اللہ البالغہ جیسی لاجواب کتاب لکھ کر علماء امت کے لئے سوچنے کی نئی راہیں کھول دیں۔ شاہ ولی اللہؒ کے بعد آپ کے ہونہار صاحبزادگان عالی مقام یعنی مولانا شاہ عبدالغنی محدث، مولانا شاہ رفیع الدین محدث نے تحریک اہلحدیث کو بڑی تقویت پہنچائی۔ بعد ازاں اس تحریک کو شیخ الکل مولانا نذیر حسین محدث دہلوی نے بہت تقویت پہنچائی۔ مولانا سید نذیر حسین صاحب نے ساٹھ سال تک درس و تدریس میں صرف کئے اور اس دور میں جن حضرات نے آپ سے استفادہ کیا انہوں نے تحریک اہل حدیث کو برصغیر پاک و ہند کے گوشے گوشے میں پھیلانے کے لئے ان تھک کوششیں کیں ان میں وہ حضرات یہ ہیں۔

السید عارف باللہ مولانا عبداللہ الغزنوی اور آپ کے صاحبزادگان عالی مقام السید الامام مولانا عبدالجبار غزنوی اور مولانا عبدالواحد غزنوی، شیخ پنجاب مولانا حافظ عبدالمنان محدث وزیر آبادی، استاد الاساتذہ مولانا حافظ عبداللہ صاحب غازی پوری، مولانا شمس الحق صاحب عظیم آبادی صاحب عون المعبود فی شرح ابی داؤد، مولانا عبدالرحمٰن صاحب مبارکپوری صاحب تحفۃ الاحوذی فی شرح جامع الترمذی، مولانا عبدالعزیز صاحب رحیم آبادی حسن البیان، مولانا شاہ عین الحق صاحب پھلواری، مولانا ابو سعید صاحب بٹالوی، مولانا عبداللہ صاحب محدث پرتاب گڑھی، مولانا محمد سعید صاحب محدث بنارسی، مولانا محمد بشیر صاحب سہسوانی، مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری، مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی، مولانا ابو القاسم سیف بنارسی، مولانا محمد جونا گڑھی، مولانا عبدالحمید خادم سوہدروی، مولانا سید محمد داؤد غزنوی اور شیخ الحدیث مولانا محمد اسمٰعیل السلفی رحمہم اللہ تعالیٰ۔

ان حضرات کی مساعی جمیلہ کا یہ نتیجہ ہوا کہ یہ تحریک خواص سے نکل کر عوام تک پہنچ گئی اور عوام نے اس تحریک سے متاثر ہو کر فن حدیث اور اتباع سنت کو اپنا شعار بنایا۔ علامہ سید سلیمان ندوی مرحوم فرماتے ہیں۔

اس تحریک کا ایک بڑا فائدہ یہ ہوا کہ مدت کا زنگ طبیعتوں سے دور ہوا اور یہ خیال پیدا ہو گیا تھا کہ اب تحقیق کا دروازہ بند ہے اور نئے اجتہاد کا راستہ مسدود ہو چکا ہے، رفع ہو گیا اور لوگ از سر نو تحقیق و کاوش کے عادی ہو گئے تھے۔ قرآن پاک اور احادیث مبارکہ سے دونوں کی نو پیدا ہوئی۔ اور قیل و قال کے گورکھ دھندوں کی بجائے ہدایت کے اصل سرچشمہ صفا کی طرف واپسی ہوئی۔

(تراجم علماء حدیث ہند جلد اول صفحہ ۲۰)

اہل حدیث کے نزدیک اسلامی شریعت اور دینی علوم کا حقیقی اور اصل سرچشمہ کتاب و سنت ہے۔ کتاب و سنت کی اشاعت و ترویج ہی اس تحریک کی اصل غرض و غایت ہے چنانچہ اسلامی علوم کی اشاعت و ترویج کے لئے اہلحدیث نے مندرجہ ذیل ذرائع اور طریقے اختیار کئے۔

۱۔ درس و تدریس اور قیام مدارس دینیہ ۲۔ تالیف و تصنیف ۳۔ تراجم کتب دینیہ ۴۔ اسلاف کی اہم تصانیف کی اشاعت کا اہتمام ۵۔ قیام مطابع ۶۔ اخبارات و رسائل کا اجراء ۷۔ کتب خانوں کا قیام ۸۔ اشاعتی ادارے۔

درس و تدریس اور قیام مدارس دینیہ

اہلحدیث علماء نے اسلامی علوم کی ترویج و اشاعت کے لئے دو قسم کے مدرسوں کا اہتمام کیا ایک درس تو عامۃ المسلمین کے لئے جس میں قرآن پاک کی آیات کا سادہ ترجمہ اور قرآن و احادیث کی روشنی میں تشریح و تفسیر اور اس درس میں اس امر کا خاص خیال رکھا جاتا کہ عقیدہ دین کے تمام نظری اور عملی پہلو روشن ہو جائیں اور توحید نکھر کر سامنے آ جائے اور اعمال کو سنت کے تابع کر دیا جائے۔ اس کے بعد اسی طرز پر درس حدیث کا اہتمام کیا گیا۔

دوسری قسم کے درس میں تمام فنون مثلاً قرآن تفسیر، احادیث، فقہ، اصول فقہ، لغت، ادب، تاریخ، فلسفہ، منطق، صرف و نحو اور تاریخ پڑھائی جاتی ہے۔ اور خاص کر احادیث کی طرف توجہ دی جاتی جیسا کہ مصر کے مشہور محقق اور عالم سید رشید رضا مرحوم فرماتے ہیں:۔

اگر سرزمین پاک و ہند میں اہل حدیث خدمت حدیث کا بیڑا نہ اٹھاتے تو مشرق میں علم حدیث ختم ہو جاتا تھا۔ شام، عراق اور حجاز میں تو دسویں صدی ہجری سے یہ مقدس علم روبہ تنزل تھا۔ اور ادھر کے بڑے بڑے علماء بھی خطبوں اور وعظوں میں ضعیف بلکہ موضوع روایات بیان کرتے تھے۔ اہل حدیث نے علم حدیث کو اپنی ان تھک کوششوں سے پھر زندگی بخشی۔ (المنار ۔۔۔ اگست ۱۹۲۶ء) دوسرے ان مدارس میں قرآن و حدیث کی تعلیم و تدریس اور اشاعت و تبلیغ میں بڑا نام پیدا کیا اور ان مدارس سے فارغ التحصیل طلباء نے برصغیر میں ایک نمایاں مقام حاصل کیا۔ ان مدارس نے بہترین اساتذہ، اعلیٰ پایہ کے محقق بہترین مصنف اور مترجم اور صحافی اور شعلہ بیان خطیب پیدا کئے۔ یہ مدارس چند شہروں یا ایک دو صوبوں تک محدود نہ تھے۔ مدارس چند شہروں یا ایک دو صوبوں تک محدود نہ تھے۔ بلکہ ان کا وسیع جال پورے برصغیر میں پھیلا ہوا تھا۔ مدارس کی تعداد سو سے زائد تھی ایک ہزار سے زیادہ تھی جہاں چند ایک ایسے مدارس کا ذکر ہی ضروری ہے جو ایک یونیورسٹی کی حیثیت رکھتے تھے اور جن کے شہرہ آفاق اساتذہ کے علم و فضل زہد و تقویٰ سے ہزاروں طلباء کو حدیث کا علم و فضل اور زہد و تقویٰ نے ہزاروں طلباء کو حدیث کا عالم بنا اور جن کے فیض صحبت نے سینکڑوں علماء کو پایہ کا مصنف اور محقق کا درجہ عطا کیا۔

۱۔ دہلی میں شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کے بعد حضرت شیخ الکل میاں سید نذیر حسین صاحب محدث دہلوی کا مدرسہ مشہور ترین ہے۔ مشرق و مغرب کے ہزاروں طلباء نے دہلی میں حضرت میاں صاحب کے چشمہ علم و فضل سے فیض حاصل کیا اور دنیائے اسلام میں بلند مقام پایا۔ چند ایک مشہور تلامذہ یہ ہیں:۔

مولانا عبداللہ صاحب شیخ الحدیث مدرسہ رحمانیہ دہلی، مولانا محمد ابراہیم آروی، مولانا شاہ عین الحق پھلواری، مولانا شاہ محمد سلیمان پھلواری، مولانا عبدالعزیز رحیم آبادی، مولانا شمس الحق صاحب عظیم آبادی اور آپ کے بھائی مولانا شرف الحق عظیم آبادی، مولانا عبدالرحمٰن مبارکپوری، مولانا عبدالسلام مبارکپوری، مولانا محمد بشیر سہسوانی، مولانا السید عبداللہ الغزنوی و ابنا رحمی مولانا سید عبدالجبار الغزنوی، مولانا عبدالواحد غزنوی، مولانا عبدالرحیم غزنوی، مولانا محمد غزنوی، مولانا حافظ عبدالمنان محدث وزیر آبادی، مولانا محمد لکھوی، مولانا نواب صدیق الحسن حیدر آبادی ان کے بھائی مولانا بدیع الزمان، مولانا عبدالحلیم شرر لکھنوی اور مولانا عبدالحق فتح آبادی رحمہم اللہ تعالیٰ۔

دہلی میں دوسرا مدرسہ رحمانیہ تھا۔ یہ مدرسہ بھی ایک یونیورسٹی کی حیثیت رکھتا تھا۔ یہ مدرسہ حاجی عبدالرحمٰن مرحوم اور شیخ عطاء الرحمٰن مرحوم نے قائم کیا۔ اس مدرسہ کے اساتذہ کرام میں مولانا احمد اللہ محدث دہلوی مولانا عبیداللہ مبارکپوری اور مولانا شریف اللہ قابل ذکر ہیں۔ مشہور تلامذہ میں سے چند ایک یہ ہیں۔

مولانا عبیداللہ رحمانی مبارکپوری، مولانا عبدالرؤف مرشد آبادی اور مولانا نذیر الدین ڈھاکہ۔

مدرسہ احمدیہ آرہ۔ یہ مدرسہ بھی ایک ممتاز حیثیت کا حامل تھا۔ اس مدرسہ کو مولانا حافظ محمد ابراہیم صاحب آروی نے قائم کیا۔ اس میں مشہور اساتذہ کرام مولانا حافظ محمد ابراہیم آروی اور مولانا محمد سعید صاحب بنارسی تھے۔ مشہور تلامذہ میں مولانا شاہ عین الحق پھلواری، مولانا عبدالسلام صاحب مبارکپوری سیرۃ البخاری اور مولانا عبدالرحمٰن صاحب مبارکپوری

(باقی صفحہ ۱۷ پر)

نصیر احمد نوری، متعلم ... جودھپور روڈ و ترن

قسط ۳

تصوف قرآن و سنت کی نظر میں

... میں ایک ... حضور ... بلند شان کا ذکر کیا ہے۔

شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ انفاس العارفین میں فرماتے ہیں:

"حضرت ... فرماتے تھے کہ وفات قریب ہوئی ... وقت وفات کلی اور غیبت ... میسر ہوئی تو دیکھا کہ حق تعالیٰ نے فرشتوں کو حکم دیا کہ میرے فلاں بندے کو ... زمین میں ... آسمان ... بہشت میں ... حق تعالیٰ نے فرشتوں سے خطاب کیا کہ جو کچھ ... زمینوں میں پایا جائے گا ... بہشت میں۔"

ترک علائق اور مجاہدات، تیاگ اور سنیاس

فنافی الحقیقت ہی جب ... آدمی جب فنافی اللہ ہو جاتا ہے تو شریعت کا مکلف نہیں رہتا۔ ... ابن عربی فرماتے ہیں:

"اگر تم کہو کہ مکلف بندہ ہے تو بندہ تو مردہ اور میت ہے۔ اگر تمہارا کہنا ہے کہ رب، تو وہ کیسے مکلف ہو سکتا ہے؟"

... یہ وہ لوگ ہیں جو اس مقام کو نہیں پہنچے تو ان پر بھی شریعت کی پابندی ضروری نہیں ... معرفت ... اذکار و اشغال ... ہیں۔ اس پر دلیل یہ دی جاتی ہے کہ اصل چیز تو تزکیہ نفس اور باطن کی صفائی ہے۔ ظاہر شریعت پر عمل بے معنی ہے۔ جب انسان کا قلب صاف ... ترقی ... سے محروم رہے گا۔ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں:

"... ملکوت ... غیب کی باتیں نظر آتی ... اور دل بھی ایک آئینہ ... صورتیں ... جلوہ گر ہوتی ہیں ... عالم محسوسات سے تعلق ہوتا ہے تو عالم ملکوت سے اس کو نسبت حاصل نہیں ہوتی۔ اور نہ کوئی چیز اس کو دکھائی دے گی۔"

(کیمیائے سعادت فصل ۱۵)

اس خیال سے کہ اگر دل صاف نہیں اور عالم محسوسات (مادی دنیا) سے تعلق باقی ہے تو عالم ملکوت سے اس کو نسبت حاصل نہیں ہوگی، ترک دنیا، تیاگ، اور ترک علائق کی ... عالم محسوسات سے تعلق منقطع کرنے اور عالم ملکوت سے تعلق جوڑنے کے لئے سخت ریاضتیں اور مجاہدات کئے جانے لگے۔ مسلسل مراقبے اور چلے کئے جانے لگے اور کھانا پینا ترک کرکے مسلسل روزے رکھے جانے لگے۔ ... فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یکسر نظر انداز کر دیا گیا۔

لا رهبانية في الاسلام۔ اسلام میں رہبانیت نہیں اور یہ کہ:

"خدا کی قسم میں تم سے زیادہ اللہ سے ڈرتا ہوں اور تقویٰ کرتا ہوں مگر میرا طریقہ یہ ہے کہ روزہ رکھتا بھی ہوں اور نہیں بھی رکھتا، راتوں کو نماز بھی پڑھتا ہوں، اور سوتا بھی ہوں اور عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں جس کو میرا طریقہ پسند نہیں اس کا مجھ سے کوئی واسطہ نہیں۔" (حدیث بخاری)

ایک وقت ہوتا ہے ... عالم کی ایک ذرہ کے اندر دیکھنا، اور ایک آن میں زمین سے آسمان تک، اور مشرق سے مغرب تک جانا، اور کہاں کیا ہو رہا ہے، دیکھ لینا اگرچہ اللہ تعالیٰ کی مخصوص صفات میں سے ہے۔ مگر انسانوں کے لئے اس کا حصول یہ کہہ کر ممکن بتایا گیا ہے۔

"اور یہ وصف اس کے کہ وہ ایک جزو لا تجزی ہے، جو قسمت پذیر نہیں، حصے نہیں کئے جا سکتے۔ سارے علوم اس میں سماتے ہیں، بلکہ سارا عالم اس میں ایک ذرہ کے مانند ہے جو دریا میں پڑا ہو۔ اور ایک آن میں اپنی فکر و حرکت سے زمین سے آسمان تک اور مشرق سے مغرب تک جاتا ہے۔ اور باوجود اس کے کہ زمین پر رہتا ہے، سارے آسمان کو ناپتا ہے اور ہر ایک ستارے کی مقدار پیمائش کے ساتھ سے کہتا ہے کہ اتنے گز ہے۔"

کیمیائے سعادت فصل ۱۰، امام غزالی

نتیجہ یہ ہوا کہ آدمی خلافت ارضی کی ذمہ داریوں کو سنبھالنے اور ... کا فریضہ انجام دینے کے بجائے آسمان کی سیر کرنے اور ستاروں کی پیمائش کی دھن میں لگ گیا۔ اس تعلیم نے رہبانیت کی تبلیغ کا کام کیا۔ اللہ والوں نے خود کو خانقاہوں میں مقید کر لیا۔ وہ مجاہدات اور مراقبوں اور ... شغلوں میں ایسے منہمک ہوئے کہ ... نتیجہ یہ ہوا کہ تمدن، معیشت، معاشرت اور حکومت پر شیطانی اور طاغوتی قوتیں چھا گئیں۔ دنیا کے کام صالح اور نیک لوگوں کے بجائے بدکار اور شیطان لوگوں کے ہاتھوں میں آ گئے۔ برائیاں پنپیں، ظلم و فساد کا بول بالا ہوا، عدل و انصاف اور نیکی کا دم گھٹ کر رہ گیا۔

تصور شیخ اور پیر پرستی

اس مادی دنیا میں چونکہ اللہ تعالیٰ کو آنکھوں سے دیکھا نہیں جا سکتا تھا۔ اس لئے ... بزرگ شیخ کی صورت کا تصور قائم کیا گیا۔ ... معرفت، وحدت وجود، ... اتنی ... پرست ہو گئے کہ شیخ کی صورت میں خدا نظر آنے لگا۔ شیخ کا ہر حکم خدا اور رسول کا حکم قرار پایا۔ شیخ کا ہر حکم خواہ وہ خلاف شریعت ہی کیوں نہ ہو بے چون و چرا قبول کر لیا جاتا کہ یہ راز و معرفت کی باتیں ہیں۔

... سجادہ ... شیخ کی عزت ... خلاف شرع باتوں ... کو حق ثابت کرنے کے لئے ... عجیب و غریب اور دلچسپ قصے گھڑے گئے۔ تاکہ بات دل میں اتر جائے اگرچہ خلاف شرع ہی کیوں نہ ہو۔

یہ الزام نہیں ہے۔ دیکھئے حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"تین سال کامل حضرت امداد ... موصوف کے پیر و مرشد کا چہرہ میرے قلب میں رہا اور میں نے ان سے پوچھے بغیر کوئی کام نہیں کیا۔"

(ارواح ثلاثہ)

التباس نفس اور چلہ کشی

... ہے کہ جو ... اس کو جام جہاں ... روشن ... وہ ... خدا کی طرح حی و قیوم ہو جاتا ہے وہ ... قوتوں کا مالک بن جاتا ہے۔ دنیا سے چلے جانے کے بعد بھی ان کی روحانی ... پیاسوں کو فیض پہنچا سکتی ہے ... یہ تو ایک خالص مشرکانہ عقیدہ ہے ...

... حدیث ہے۔ یہاں شرک کا کتنا محال ہے بلکہ ... یہاں تو ہر چیز خدا کا مظہر بلکہ عین خدا ہے۔ اب جا ہے قرآن کا جادو ... چلایا ہے۔

انہم لا یرجعون

... دنیا والوں کی طرف نہیں لوٹتے ... قرآن کی پکار کون سنتا تھا، مسجدیں ویران ہوئیں، خانقاہیں اور مقبرے آباد ہوئے۔ ... کے خلاف چڑھے ... ہوئے۔ اور اسلام کا ... پناہ بخدا!

کشف اور الہام

فنافی اللہ ہونے کے بعد یہاں کشف و الہام ہوتا ہے۔ زمین کے سات طبقات کے نیچے چھپی ہوئی چیزیں بھی صاف دکھائی دینے لگتی ہیں۔ غیب غیب نہیں رہتا۔ خدا، فرشتے، جنت، دوزخ سب کچھ اس طرح دکھائی دینے لگتے ہیں۔ جیسے ایک عام آدمی دنیا کی چیزوں کو دیکھتا ہے مگر کیا انسان انسان ہوتے ہوئے واقعی غیب کی چیزوں کو دیکھ سکتا ہے؟ اس کا جواب امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ سے سنئے:

"دل کے اندر سے عالم ملکوت کی طرف جس کو عالم روحانی کہتے ہیں، ایک روزن کھلا ہے اور دل کے باہر کی طرف عالم محسوسات کی طرف جس کو عالم جسمانی کہتے ہیں۔ پانچ دروازے ... دل کے اندر سے عالم ملکوت کی طرف راستہ ہونے پر ... دلیل ... کہ جب نیند میں حواس خمسہ ظاہری کی راہ بند ہوتی ہے تو باطن کی راہ کھل جاتی ہے، اور اس راہ سے عالم ملکوت اور لوح محفوظ سے غیب کی باتیں نظر آتی ہیں۔ اگر انسان ریاضت کرے اور دل کو شہوت، غضب اور بد اخلاقی سے پاک کرے، خلوت میں بیٹھ کر آنکھ بند کرے، مراقبہ کرے، اور حواس ظاہری کو معطل کر کے عالم ملکوت کی طرف دل کو متوجہ کرے، اسی طور پر کہ دل سے اللہ کی صدا ہر وقت اور ہر دم نکلے ... استغراق حاصل ہو کر خود سے اور تمام عالم سے بے خبر ہو اور صرف خدائے عز و جل ہی کا خیال باقی رہے تو دل کا روزن روشن ہو جائے گا اور عالم ملکوت کی ہر چیز نظر آنے لگے گی فرشتے اچھی صورتوں میں دکھائی دیں گے۔ پیغمبروں کی ارواح تک رسائی ہوگی۔"

ہم یہ نہیں کہتے کہ دیکھا کرنا ناممکن ہے۔ مگر شریعت نے ہمیں اس کے لئے مکلف نہیں کیا ہے بلکہ ہمیں تو غیب پر بغیر دیکھے ایمان لانے کا حکم دیا گیا ہے۔

یا ایہا الذین آمنوا آمنوا بالغیب

محمد ابوالقاسم سلفی
جامعہ رحمانیہ۔ بنارس

تحریک استشراق اور اسلام

مغربی علما و مستشرقین نے تحقیقات کے پردے میں اسلامی تعلیمات کی غلط تعبیر و تشریح کرکے عالم اسلام کو شکوک و شبہات میں مبتلا کر دیا ہے۔ اس حقیقت سے اہل علم طبقہ بخوبی واقف ہے۔ لیکن مسلمانوں کا ایک طبقہ ان سے اس حد تک مرعوب ہے کہ ان کے اقوال کو قول خدا سمجھ بیٹھا ہے۔ ان نام نہاد محققین جنہیں کہ اصطلاح میں مستشرقین کہا جاتا ہے، اسلام کے بارے میں ان کی ریشہ دوانیوں کی مختصر تاریخ آپ کے سامنے پیش کر رہا ہوں۔

استشراق

انگریزی لفظ کا ترجمہ ہے۔ اور یہ اصطلاح میں ایسے مغربی عالم کے لئے استعمال کیا جاتا ہے جس نے مشرقی علوم و فنون کو خاص طور پر اپنا علمی مشغلہ بنا لیا ہو۔ یوں تو استشراق کا مفہوم بہت وسیع ہے۔ لیکن ابتدا میں اسلامی علوم ہی ان کی توجہ کا خاص مرکز رہے۔ بعد میں دوسرے علوم کی طرف بھی دھیان دیا گیا۔

تحریک استشراق کا وجود تقریباً تیرہویں صدی میں ہوا۔ اس کے بانی وہ عیسائی راہب اور یہودی ہیں جنہوں نے اپنے مذہب کے دفاع کے لئے اسلام کا مطالعہ شروع کیا۔ چونکہ اس تحریک کی بنیاد خالص نفرت اور تعصب پر رکھی گئی تھی۔ اس لئے اسلام دشمنی ہی اس کا مطمح نظر تھا۔ استشراق کے بانیوں میں فرانسیسی ادیب جربرٹ جو بعد میں اجیر کریگا کرمینی کے نام سرفہرست ہیں۔ یہ وہ عہد تھا جب کہ یورپین ممالک میں اسلامی ثقافت کا بول بالا تھا۔ اور مغرب بحر کے نام سے بھی ناواقف تھا۔ چنانچہ اس دور کا مشہور پادری "الفارو" اپنی دلی کیفیات کا اظہار یوں کرتا ہے: "اکثر عیسائی اپنی تہذیب، دینیات اور فلسفہ کو چھوڑ چکے ہیں۔ آج تک عیسائی بھی ایسا نہیں ہے جو اپنی مادری زبان سے کما حقہ واقف ہو"۔ اندلس مسلمانوں کا علمی مرکز و قت جہاں تمام دنیا تہذیب و تمدن، علم و فلسفہ کا چرچا تھا۔ مغرب کے طلبہ بھی اس سے فیض اٹھاتے تھے۔ وہ یہاں سے بہت کچھ حاصل کرکے اپنے وطن واپس گئے اور مشرقی علوم کی ترویج و اشاعت میں مصروف ہو گئے۔ مختلف ملکوں میں انفرادی کوششیں بھی ادارے اور یونیورسٹیوں میں تبدیل ہو گئیں اور ان اداروں کی سرپرستی میں یہ کام انجام پانے لگا۔ اٹھارہویں صدی میں سامراجی طاقتوں نے انہیں مستشرقین کی اپنے مقاصد کو پورا کرنے کے لئے استعمال کیا۔ مختلف ممالک سے اسلامی علوم و فنون پر رسائل و جرائد جاری ہونے لگے۔ تعلیمی مراکز کے ادارے قائم تھے۔ یہ وہ دور تھا جب کہ مسلمان غلامی کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے۔ ہر طرف گوروں کا اقتدار تھا۔ مغربی علما نے اس سنہری موقع سے فائدہ اٹھایا اور مشرقی علوم و فنون کی نادر اور عجیبہ کتابوں کو اپنے اداروں کی زینت بنانے لگے۔ مسلمانوں کی بے بسی اور بے حسی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ان سے نایاب اور قیمتی کتابیں سستے داموں میں خرید لیتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ قدیم کتابوں کے صحیح نسخے صرف یورپین لائبریریوں میں دستیاب ہوتے ہیں۔

اسباب و محرکات

اس تحریک کے فروغ، ارتقا اور ترقی کے مختلف اسباب ہیں جن میں چند حسب ذیل ہیں۔

۱۔ عہد وسطیٰ میں مسلمانوں کے بڑھتے ہوئے قدم اور ان کے اخلاقی اقتدار نے یورپ کے دلوں میں جو رعب و داب، دھاک و شوکت بٹھا دیا تھا، اس کے ازالہ کے لئے نیز اپنے مذہبی وقار کو بچانے کے لئے ان پادریوں نے اسلام اور شخصیت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو طرح طرح سے مطعون کرنا شروع کیا کیونکہ اسلام ان کی ذاتی، نسلی اور روحانی اجارہ داری کی بیخ کنی کر رہا تھا۔ اسی جذبات اور مقصد کے تحت پادری اسلام اور تعلیمات اسلام کا مطالعہ کرنے لگے۔ اور یہ تحریک وجود میں آئی۔

۲۔ سامراجیت اور حکمرانی کی ہوس بھی ایک اہم سبب تھا جس نے اس چنگاری کو شعلہ بنانے میں ہوا کا کردار ادا کیا۔ صلیبی جنگوں میں جب مغربیوں کو شکست فاش ہوئی تو ان کا سارا منصوبہ ہی کھیل بگڑ گیا۔ لیکن وہ ابھی ہار نہیں ہوئے تھے۔ انہوں نے اپنی شکستوں کا نئے سرے سے جائزہ لیا۔ بنیادی خامیوں کی اصلاح کی اور ایسی تحریکیں وجود میں آئے جن سے مسلمانوں کی وحدت پارہ پارہ ہو جائے اسلام کا احیاء اور مسلمانوں کی ہر قسم کی ترقیاں خود بخود ختم ہو جائیں۔ اس کے لئے ضروری تھا کہ اسلام کی تعلیمات کو پرکھا جائے ان کی معاشرت، عادات، رہن سہن، طور طریق کو گہرائی سے مشاہدہ کیا جائے۔ نیز زبان و بیان مغرب نے اپنی سازش کو عملی جامہ پہنانے کے لئے مستشرقین کی پوری طرح سرپرستی کی۔ اٹھارہویں صدی کے بعد ان مستشرقین کی تحریروں اور مساعی کا نتیجہ یہ نکلا کہ مصر میں فرعونیت، شام میں فینیقی، عراق میں آشوریت کی تحریک نے جنم لیا۔ ہندوستان اور ایران میں ایسے ایجنٹ بھیجے گئے جنہوں نے کچھ مسلمانوں کے ضمیر کو خرید لیا۔ اور قادیانیت، بہائیت جیسی خطرناک تحریک وجود میں آئی۔ سامراجیت اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئی۔ امت مسلمہ مختلف فرقوں نظریات میں بٹ گئی۔ ذہنی اور جسمانی حیثیت سے اس کا تعلق پوری عرب دنیا سے ہونے لگا۔

۳۔ استشراق کی ترویج کا ایک اہم سبب کچھ مستشرقین کی فطری تجسس اور ان کی علمی پیاس تھی۔ اس جذبہ کے تحت جن علماء نے اسلامی علوم کی طرف توجہ دی ان کے اذہان و قلوب تعصب کے رنگین جذبات سے پاک تھے ان لوگوں نے اسلام کی حقیقی روح کو سمجھا اور ان میں سے اکثر کو اپنی تحقیق و تدقیق اور اسلامی اصولوں کو پرکھنے کے بعد اسلام کی آغوش میں پناہ لینی پڑی کچھ ایسے بھی تھے جن کو اسلام کی توفیق نہ ہوئی۔ لیکن انہوں نے اظہار رائے میں حق پسندی کا ثبوت دیا۔ اسی بنا پر وہ خود عیسائیوں کی نظر میں معتوب ہو گئے۔ یہ وہ بنیادی اسباب تھے جن سے تحریک استشراق پروان چڑھتا رہا۔

مستشرقین کا اسلوب تحریر اور طریقہ کار

انگریزی تعلیم یافتہ طبقہ مستشرقین کی تصانیف اور مقالات سے واقف ہے اور مرعوب بھی ہے۔ ان کی شہرت کا سبب تنہا ناز یہ ہے کہ یہ لوگ کسی بات کا ذکر کرتے ہیں تو اس قدر خود اعتمادی کے ساتھ کرتے ہیں کہ ان کے نظریات کے مقابلے میں دیگر تمام نظریے باطل اور غلط ہیں ہلکی رایوں کو بہت ہی سنجیدہ اور ٹھوس انداز میں بیان کرتے ہیں گویا ان کا علمی سمندر موتیوں کا خزانہ ہے۔ عام طور پر یہ لوگ ایک نکتہ نظر متعین کر لیتے ہیں۔ پھر اس کے بارے میں جو کچھ وہ ثابت کرنا چاہتے ہیں اپنے مخصوص لطیف پیرائے میں اس طرح بیان کرتے ہیں کہ ایک خالی الذہن حساس آدمی فوراً اسے قبول کر لیتا ہے۔ مستشرقین تخیل سازی میں ان کو خاص ملکہ حاصل ہے زیر بحث مناسب مقامات میں اسے یوں کہ قاری ان کے انداز سے متاثر ہو جاتا ہے پہلے مقدمات کی مدح سرائی میں صفحے کے صفحے کر دیتے ہیں پھر اسی انداز سے اپنے مقصد کو بیان کر دیتے ہیں کہ قاری گویا ان کے طلسم اور تکنیک میں اس قدر کھو جاتا ہے۔ مستشرقین کا یہ نفسیاتی حربہ کارگر ہو جاتا ہے بالآخر ان کی تحریروں کو قول فیصل تسلیم کیا جانے لگا۔

آج مسلمانوں کا سب سے بڑا المیہ ہے کہ وہ ذہنی طور پر اس قدر منجمد و معطل ہو چکے ہیں کہ اسلام کی تحقیق اور مستند کتابیں صرف مستشرقین کی کتابوں کو سمجھتے ہیں۔ مولانا ابوالحسن علی ندوی اپنی کتاب "مسلم ممالک میں اسلام اور مغربیت کی کشمکش" میں لکھتے ہیں "آج کا عالم اسلام میں مغربی مستشرقین بہت حیرت و وقعت اور اعتماد کی نظر سے دیکھے جاتے ہیں۔ اور انہوں نے شرق میں جو مقام حاصل کر لیا ہے اس کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ شرق وسطیٰ کی تینوں مؤقر مجالس علمیہ المجمع اللغوی (مصر) المجمع العلمی العربی (دمشق)، المجمع اللغوی العراقی (بغداد) میں مستشرقین کی ایک خاص تعداد رکن ہے اور ان کے مطالعہ اور آراء سے استفادہ کیا جاتا ہے۔ عالم اسلام اور عالم عربی کی علمی و ذہنی کم ہمتی کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ خالص عربی موضوعات پر بھی عرصہ دراز سے مستشرقین ہی کی کتابیں پڑھی اور پڑھائی جا رہی ہیں اور وہ اپنے موضوع پر ایک طرح سے کتاب مقدس کی حیثیت رکھتی ہیں۔"

اب تحریک استشراق کے چند مشاہیر کا نام سن لیجئے۔ جو موجودہ عہد میں اسلام دشمنی کے لئے پوری دنیا میں مشہور ہیں

(۱) گولڈزیہر (۲) ایس ایم زویمر (۳) عزیز عطیہ سوریال (۴) پی کے ہٹی (۵) کے کریگ (۶) ایچ گبس (۷) یوسف شاخت (۸) ولیم میور (۹) ڈاکٹر گب وغیرہ یہ وہ مشہور آفاق مصنفین ہیں جنہوں نے کبھی توحید و نبوت کے بارے میں فتنہ پھیلائے کبھی حدیث کے سلسلے میں ان کی ریشہ دوانیوں کا زندہ ثبوت ان کی کتابیں ہیں۔ جو ہر جگہ دستیاب ہیں۔

اسلام کے خلاف مغربی مصنفین کے پروپیگنڈہ کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ ایک مستند اور با وثوق اعداد و شمار کے مطابق تقریباً چوتھائی صدی سے کم کے اندر پوری دنیا میں اسلام کے خلاف ایک لاکھ نوے ہزار کتابیں ایک لاکھ چھیاسی ہزار مقالے و مضامین شائع ہو چکے اور اسی تعداد میں پمفلٹ شائع ہو چکے ہیں۔ نیز مذکورہ تعداد کے قریب قریب

(باقی آئندہ)

اسلام میں خواتین کے آبرومندانہ حقوق

کسی قوم، مذہب اور سوسائٹی نے عورت کی طرف اتنی توجہ نہیں دی جتنی شریعت اسلامیہ اور اسلامی سوسائٹی نے دی ہے۔ اسلام میں عورت کے مقام کے متعلق گفتگو کرنے سے قبل اس کیفیت کا اظہار بھی ضروری معلوم ہوتا ہے جس سے وہ دور جاہلیت میں دوچار تھی کیونکہ اس تقابل سے اصل حقیقت زیادہ نمایاں صورت میں نظر آنے لگی۔

دور جاہلیت میں عورت چند تجربے ہوسکے مقاصد کی سرانجام دہی ... ان کی اہمیت اور ذمہ داریوں کا پتہ نہیں چلا۔ حضرت عیسیٰ اور مسیح نے ہر طرف سے مطلع کیا ہے۔ جاہلی سوسائٹی میں اس کے مقابل بھی سے کچھ بھی مختلف نہ تھا۔ اسلام کی آمد کے وقت عورت کی حیثیت ایک شکستہ دیوار کی طرح تھی۔ اور مرد عورت کو بنظر حقارت دیکھتا تھا اور سمجھتا تھا کہ یہ صرف تمتع اور گھر کے کاموں کی ادائیگی کے لئے پیدا کی گئی ہے۔ تربیت اور وراثت میں اس کا کچھ حصہ نہ تھا۔ بے فقر اور عار کے خوف سے زندہ درگور کردیا جاتا تھا۔

جاہلی سوسائٹی کے ظروف و حالات، انسان کو قبائلی عادات و خصائل کو نبھانے پر مجبور کرتے تھے۔ اور عربی غیرت، حسب، حمیت اور الزام تراشی سے بچنے کے لئے لڑکیوں کو زندہ درگور کردیا جاتا تھا۔ اس کے باوجود جاہلی سوسائٹی میں جتنی عورتیں بڑے درجے اور مرتبے کی مالک ہوئی ہیں، ان کی تعداد اسلامی زمانے کی خواتین کے مقابلہ میں کسی شمار میں نہیں آتی۔

نور اسلام نے جاہلیت کی تاریکی کے پردوں کو دل و نگاہ سے ہٹا کر دنیا کو روشن کردیا جس میں سوسائٹی کے ہر فرد کے حقوق کا خیال رکھا گیا۔ عورتوں، غلاموں، مزدوروں، ماں باپ بیٹے اور بیوی کو ان کے حقوق دیئے گئے۔ اسی طرح اسلام نے عورت کی بدبختی کو دور کرکے اسے خوشگوار زندگی سے روشناس کردیا۔ اس جگہ ان میں سے چند ایک کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔

(۱) خاوند بیوی دونوں کے حقوق کو فرض قرار دیا گیا کہ وہ عورت سے حسن سلوک کرے اور ترک تعلقات کی صورت میں بھی احسان کے پہلو کو فراموش نہ کرے کیونکہ اسی طرح اسلامی سوسائٹی کے درمیان دوستانہ تعلقات کو برقرار رکھنے میں مدد ملتی ہے۔

(۲) عورت کو وراثت اولاد اور شوہر کی جائداد میں حق دیا گیا کہ وہ اپنی مرضی کی زندگی دے کر سے معاشرے کی تعمیر میں شریک کار بنایا ہے۔

(۳) خلع کے نکاح کو حرام قرار دیا گیا، تاکہ مسلمان عورت حالات سے مجبور ہوکر یہ راہ ردی اختیار نہ کرے۔ کیونکہ اس طرح کرنے سے حیثیت اور انسان عورت معاشرے میں اپنی ساکھ کھو بیٹھتی ہے۔

(۴) تعلیم کو حاصل کرنا عورت پر فرض قرار دیا گیا۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ہر مسلمان مرد اور عورت پر تعلیم کا حاصل کرنا فرض ہے۔ تعلیم کا حصول صرف مردوں کے لئے ہی نہیں بلکہ ان پر بھی اس کا حاصل کرنا فرض قرار دیا گیا تاکہ وہ اپنے دین کی بصیرت حاصل ہو۔

(۵) عورت کو جہاد میں زخمیوں کی مرہم پٹی اور مجاہدین کی ساقی گری کی ترغیب دی گئی بلکہ جنگ کے قابل عورتوں کو ہتھیار بند ہوکر لشکروں میں شامل ہونے پر آمادہ کیا گیا۔ مگر یہ باتیں عورت کے جذبات و احساسات کو سمجھتے ہوئے ان پر فرض قرار نہیں دی گئیں۔

(۶) عورتوں سے مروی احادیث پر اعتماد کیا گیا۔ جیسے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازدواج مطہرات ہیں۔ آپ نے حضرت عائشہؓ کے متعلق فرمایا کہ نصف دین اس عورت سے حاصل کرو۔

ان کے علاوہ بھی بے شمار عورتیں اسلام سے پہلے غربت و افلاس رکھتی تھیں۔ جیسے حضرت اسماءؓ بنت ابو بکرؓ جنہوں نے ہجرت کے موقع پر نمایاں کردار ادا کیا ہے۔ حضرت خدیجہؓ، حضرت عائشہؓ اور حضرت خنساءؓ جنہوں نے ایک ہی دن اور ایک ہی جنگ میں اپنے چاروں بیٹوں کی موت کا صدمہ دیکھا، اور صرف اتنا کہا کہ اس خدا کا شکر ہے جس نے مجھے ان کی شہادت سے سرفراز فرمایا۔ اسی طرح حضرت ام عمارہ جنہوں نے کئی اسلامی معرکوں میں شمولیت کی۔

اسی طرح اسلام دین دنیا کی دولت، عدل، امن اور سلامتی کا باعث بنا۔ آج ہمارا مقصد بھی ایسے ہی سوسائٹی کی خیر و صلاح

اور عزت و رفعت کا باعث ہے اور رہے گا۔ جو شخص اسلام سے برگشتہ ہوگا، گمراہ ہوجائے گا۔ اور جو کسی دین کو اس پر فضیلت دے گا وہ ہلاک ہوجائے گا۔ یہ انسان کو اقدار کی بلندی پر پہنچانے والا اور عبادت میں آسانی پیدا کرنے والا دین ہے۔

اس دور کی تمام مسلمان عورتوں پر فرض ہے کہ وہ اسلامی تعلیمات پر کاربند ہوجائیں اور ان مجالس سے کنارہ کش ہوجائیں جن کی طرف کم عقل لوگ دعوت دیتے ہیں اور بار بار یہ مطالبات دہراتے ہیں کہ مردوں کے ساتھ کاروبار میں عورتوں کو بھی شریک کیا جائے۔ اس کے نتیجے میں عورت یقیناً ذلت و رسوائی کا نشانہ بن کر ایک بے قیمت چیز بن جائے گی۔

ہر عورت اس سے آگاہ ہے کہ اسلامی تعلیمات پر کاربند ہوکر ہی باپردہ اور پاک ...

بقیہ:۔ سورج گرہن

نے بہت واضح انداز میں اور بہت تفصیل کے ساتھ فرمایا۔ مگر کس وجہ ہم پر قیامت کا ڈر کا اور جہنم کا خوف طاری ہوتا ہے؟

یقین کی کمی ہے ورنہ کوئی وجہ نہیں کہ سائنس دانوں کے کہنے پر تو ہم اقدام ہوجاتی اور جی کے کہنے پر کوئی اثر ہو اور دن رات وعید میں سننے کے باوجود شراب اور کباب اور معصیت کوشی میں پڑے رہیں اس سے زیادہ بدنجی کیا ہوسکتی ہے۔ (بشکریہ نقیب پٹنہ)

دائرہ کار کے اندر رہ کر ہی شریف و باعزت کی جاسکتی ہے۔ اور اسے یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیئے کہ اس دین سے دوری کے نتیجے میں وہ ایک بے قیمت چیز کے سوا کچھ نہیں۔

جب نطق واشارہ کی بھی قوت نہیں رہتی

—— عبدالرحمٰن صاحب عاجز مالیرکوٹلوی ——

جس قوم میں اللہ کی طاعت نہیں رہتی
اللہ کو اس قوم کی حاجت نہیں رہتی

جس قوم کے افکار میں وحدت نہیں رہتی
قوموں میں پھر اس قوم کی عظمت نہیں رہتی

جس قوم میں تنظیم جماعت نہیں رہتی
اس قوم کی پھر ہیبت و دہشت نہیں رہتی

جو قوم ہے ورفتی سے ہو جاتی ہے مانوس
اس قوم میں پھر روح شجاعت نہیں رہتی

عریانی و فحاشی دکھائی نہیں دیتی
دور آنکھ کا جب دل کی بصیرت نہیں رہتی

بے پردگی و پردہ ہے یکساں ہے برابر
نظروں میں انھیں کے جنھیں غیرت نہیں رہتی

احساس گنہ تک سے بھی ہوجائے جو محروم
اس نفس کی اصلاح کی صورت نہیں رہتی

پھنس جاتا ہے دل حلقۂ افکار جہاں میں
جب فکر اجل فکر قیامت نہیں رہتی

اس دور جوانی کو نہ غفلت میں گذارو
پیری میں عبادت کی بھی ہمت نہیں رہتی

بے سود ہے اس دم کسی نیکی کی تمنا
جب نطق و اشارہ کی بھی قوت نہیں رہتی

عاجز کہیں آجائے نہ وہ وقت اچانک
جس وقت کہ توبہ کی بھی مہلت نہیں رہتی

بقیہ: بائبل، قرآن اور سائنس

۱۔ بخت نصر کے عہد میں بنی اسرائیل کی تمام مقدس کتابیں نذر آتش کردی گئی تھیں۔ بابل کی اسیری کے دوران عزرا نبی نے یادداشت سے انہیں دوبارہ تحریر کیا بائبل میں موجود ان گنت تضادات اس بات کے شاہد ہیں کہ عہد نامہ عتیق میں بکثرت ترمیم و اضافہ کیا گیا ہے۔

۲۔ بائبل میں کئی انبیاء اور بالخصوص حضرت داؤدؑ اور حضرت لوطؑ کے بارے میں جو حیا سوز تصویر پیش کی گئی ہے وہ بائبل کے مصنفین کی افترا پردازی کا جیتا جاگتا شاہکار ہے۔

۳۔ حضرت مسیحؑ کے اقوال کو ان کی زندگی میں مرتب کئے جانے کا کوئی اہتمام نہیں کیا گیا۔

۴۔ حضرت مسیحؑ کی زبان آرامی تھی جبکہ عہد نامہ جدید کے قدیم ترین نسخے (سینائی، ویٹیکن اور اسکندریہ کے نسخے) یونانی زبان میں ہیں جو کہ چوتھی اور پانچویں صدی میں تحریر کئے گئے۔ جب کہ انجیل کے ابتدائی صحائف سنہ ۱۱۵ء کے درمیان لکھے گئے۔

۵۔ انجیل یوحنا باقی تین انجیلوں (متی، مرقس، لوقا) سے بے حد مختلف ہے جس کا اعتراف ذمہ دار مصنف عیسائی علماء نے کیا ہے۔ باقی تینوں اناجیل بھی تضادات کا شکار ہیں۔

۶۔ سینٹ پال کے خطوط جدید عیسائیت کی بنیاد شمار ہوتے ہیں جو توریت کے احکامات کے ناسخ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ گویا عیسائیت میں بنیادی حیثیت حضرت مسیحؑ کو نہیں بلکہ سینٹ پال کو حاصل ہے۔

اس کے مقابلے میں احادیث شریفہ کے امتیازی پہلوؤں کو ملاحظہ کیجئے۔

۱۔ کتابت حدیث کا کام آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں شروع ہو گیا تھا صحیفہ صادقہ از عبداللہ بن عمروؓ کا صحیفہ ابوہریرۃؓ، آل حزم کے نام آں حضورؐ کا خط اور متعدد مکتوب تحریروں کا ذکر حدیث کی مدونہ کتابوں میں ملتا ہے۔ صحیفہ ابوہریرہ ڈاکٹر حمیداللہ کی تحقیق سے شائع ہو چکا ہے۔ باقی صحائف کے مضامین مسند احمد اور دیگر کتب حدیث میں موجود ہیں۔

۲۔ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے مبارک دور میں تدوین حدیث کا آغاز کیا جا چکا تھا۔

۳۔ دوسری صدی ہجری میں امام مالکؒ اور تیسری صدی میں اور بعد کے محدثین نے ایک ایک حدیث کے متن میں آں حضورؐ تک اسناد کی جانچ پڑتال کر کے صحیح احادیث کے عظیم مجموعے تیار کئے ہیں۔ علم اسناد وہ جلیل القدر فن ہے جس سے لٹریچر دنیا محروم ہے اور اسناد نہ ہونے کی وجہ سے اناجیل کی تاریخی حیثیت مشتبہ ہو کر رہ گئی ہے۔

۴۔ صحیح احادیث کی جانچ پڑتال کے بعد ضعیف اور موضوع روایات کو علیحدہ بنا کر تمام ذخیرہ احادیث کو نقادانہ تنقید بنانا ایک علمی خیانت ہے جس کی توقع ایک راست باز محقق سے نہیں کی جا سکتی۔

۵۔ سائنس کے نظریات میں مزید تحقیق کے ساتھ ساتھ تبدیلیاں آتی رہتی ہیں۔ قرآن اور مستند احادیث پر یہ بہت بڑا ظلم ہوگا اگر سائنس کے نظریات کی بنا پر کسی آیت یا صحیح حدیث کو رد کیا جائے۔ یہ عین ممکن ہے کہ (موریس بکیل) نے بخاری کی جن احادیث کو خلاف سائنس بتایا ہے وہ خود ان کے تصور علم کی بنا پر ہو مثلاً مصنف نے مشہور حدیث (مکھی کے ایک پر میں بیماری ہے اور دوسرے میں شفاء) کو ان ڈ تنقید بنایا ہے۔ اکثر قارئین کو علم ہوگا کہ کئی مسلمان ڈاکٹر اس بات سے اتفاق رکھتے ہیں اور اس موضوع پر اپنی تحقیق بھی پیش کر چکے ہیں۔ مصنف کے لئے یہ زیادہ موزوں تھا کہ وہ اس موضوع پر مزید تحقیق کرنے کا مشورہ دیتا۔ یہ حدیث رسولؐ پر انصاف کرتے۔ — بہرحال انصاف کا تقاضا ہے کہ قرآن سے متعلق مصنف کی علمی تحقیق کی قدر کی جائے اور حدیث پاک سے متعلق ان کے شبہات کا علمی انداز میں جائزہ لیا جائے

(صہیب حسن)

آہ! چل بسے

بڑے رنج و غم اور انتہائی دکھ درد کے ساتھ یہ خبر دی جاتی ہے کہ حضرت الاستاذ عالیجناب منشی عبدالرب صاحب رحمۃ ساکن کرتھیا، پوسٹ اکبر ضلع بستی مورخہ ۱۳ مارچ سنہ ۱۹۸۰ء ساڑھے تین بجے شب میں اس دار فانی سے ملک جاودانی کو رحلت فرما گئے۔

إنا للّٰه وإنا إليه راجعون

مرحوم سنہ ۱۹۱۰ء میں پیدا ہوئے قرآن پاک ناظرہ اور اردو کی ابتدائی کتابیں میاں عنایت علی صاحب سے پڑھ کر سرکاری اسکول میں داخل ہوئے۔ مڈل پاس کیا پھر فارسی عربی علوم کی تحصیل کے لئے مئو ناتھ بھنجن تشریف لے گئے۔ اور مدرسہ عالیہ میں داخلہ لیا چند ہی مہینوں کے بعد آپ کے والد گرامی نے گھر واپس بلا لیا۔ مشیت ایزدی دوبارہ تشریف نہیں لے جا سکے اور گاؤں والوں کے اصرار پر گاؤں کا ہی میں پڑھانے لگے۔ جب مرشد قوم رہنما ملت حضرت الشیخ مولانا ستیہ مختار علی صاحب مرحوم اور حکیم الامت حضرت الشیخ مولانا سید اقبال حسین صاحب حفظہ اللہ اعالی اور قرب وجوار کے دیگر لوگوں نے مدرسہ عربیہ سلفیہ قاسم العلوم ریواں کو سنہ ۱۹۲۸ء میں قائم کیا۔ تو آپ کو تعلیمی فرائض انجام دینے کے لئے مقرر فرمایا۔ آپ پوری دلجوئی اور جانفشانی کے ساتھ تقریباً بیس بیس برس تک قاسم العلوم ریواں کی خدمت کرتے رہے پھر مجاہد ملت حضرت الشیخ مولانا عبدالقدوس صاحب مرحوم کے شدید اصرار پر تقریباً اٹھارہ برس تک مدرسہ عربیہ مظہر العلوم احسان کوٹھیا میں انتہائی مستعدی سے پڑھاتے رہے۔ بعد ازاں مدرسہ پھر قاسم العلوم ریواں کی خدمت کے لئے دوبارہ بلا لیا۔ الحمدللہ مرحوم پیرانہ سالی کے باوجود بھی مستعدی سے تعلیم کا فریضہ انجام دیتے رہے ہماری جماعت قرب وجوار کے اکثر علماء فضلاء، مبلغین وغیرہ نے آپ سے فیض حاصل کیا ہے اسی لئے جنازہ میں مسلمانوں کی بہت ہی بڑی تعداد نظر آ رہی تھی۔ مرحوم خلیق و ملنسار کے ساتھ ساتھ بڑے خوش وضع اور صلح پسند تھے اور ان کی زندگی کا سب سے بڑا کارنامہ یہ ہے کہ پوری زندگی دینیات کی تعلیم میں گزاری اور اس طرح کہ عوام و خواص کو بھی شکایت کا موقع نہیں دیا۔ اور ان کی کارکردگی سے خوش ہو کر خراج تحسین پیش کی۔

مرحوم نماز پنجگانہ کے علاوہ تہجد، اشراق، چاشت، الصلوٰۃ الزوال وغیرہ کے پابند تھے اور وظائف کا یہ حال تھا کہ راستہ چلتے ہوئے زبان چلا کرتی تھی۔ قرآن پاک بہت زیادہ یاد تھا ہم لوگوں کو جب کبھی ضرورت پڑتی تو پوچھنے منشی جی فلاں آیت کس پارہ و کس سورہ میں ہے تو وہ فوراً بتلاتے فلاں پارے یا فلاں سورہ میں ہے۔ غرض خدا بخشے بہت ہی خوبیاں تھیں مرنے والے میں مرحوم نے اپنے پیچھے تین لڑکے اور دو لڑکیوں کو چھوڑا ہے بڑے لڑکے مولانا عبدالسلام صاحب کو دینی تعلیم دلائی انہوں نے مدرسہ دارالحدیث مئو ناتھ بھنجن سے فراغت حاصل کی۔ اور اسی مدرسہ عربیہ قاسم العلوم ریواں میں شیخ الحدیث کے لائق استاذ ہیں اور دونوں چھوٹے لڑکے ماسٹر عبدالمنان و ماسٹر عبدالحکیم صاحب کو سرکاری تعلیم دلائی لیکن دین اسلام کی بنا پر ان لوگوں کو بھی عربی مدارس میں دینیات پڑھانے کے لئے مخصوص کر رکھا ہے الحمدللہ لڑکے لڑکیاں سبھی تعلیم یافتہ اور صوم و صلوٰۃ کے پابند ہیں اور باقی بچے ملتے ہیں قارئین کرام سے گذارش ہے کہ مرحوم کے لئے نماز جنازہ غائبانہ ادا فرمائیں اور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کی لغزشوں کو معاف فرما کر کروٹ کروٹ جنت الفردوس میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

تحریر

نائب ناظم محمد طیب السلفی معلم مدرسہ قاسم العلوم ریواں پو، کرتھیا، پوسٹ اکبر ضلع بستی (یوپی)

جمعیۃ اہلحدیث قریشی نگر کرلا کا یادگاری اجتماع

بمبئی ۳۰ مارچ قریشی نگر کرلا جامع مسجد میں سالانہ اجتماع ملک ناگی گراؤنڈ میں مولانا عبدالرزاق صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں مقامی حضرات کے علاوہ شہر کے دیگر علاقوں سے اہل حدیث کثیر تعداد موجود تھی۔

آفس سکریٹری

جمعیۃ اہلحدیث، مولانا آزاد روڈ

بمبئی

رحمۃ للعالمین

قاضی سلیمان منصور پوری

تین حصوں میں مجلد ساٹھ روپے علاوہ محصول ڈاک

نوٹ: مطلوبہ کتب کا آرڈر دیتے وقت ایک چوتھائی رقم پیشگی بھیجنا ضروری ہے۔ خریدار صاحبان خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

ملنے کا پتہ: مکتبہ ترجمان۔ پوسٹ بکس ۱۳۰۶ دہلی ۶

حدیث کی علمی خدمات

[illegible] ہدیہ [illegible]

[illegible] حضرت بخاری صاحب [illegible] الدین [illegible]

[illegible] ہے [illegible] بزرگ [illegible]

[illegible]

مولانا محمد [illegible] مولانا [illegible] مولانا محمد [illegible] مولانا [illegible]

[illegible]

تالیف و تصنیف

[illegible]

مدرسہ [illegible] مولانا محمد حسین [illegible] مولانا [illegible] صرف بخاری، مولانا عبدالسلام [illegible] مولانا محمد [illegible] مولانا [illegible] مولانا محمد [illegible] اسلفی، مولانا محمد صادق [illegible] اور مولانا محمد حنیف ندوی۔

[illegible] صوفی محمد عبداللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا مدرسہ تعلیم الاسلام [illegible] حال ماموں کانجن ضلع لائل پور کی خدمات بھی ناقابل فراموش ہیں۔ اس مدرسہ سے ہزاروں [illegible] مستفید ہوئے اور اس وقت ملک میں [illegible] جید خطیب ہیں۔ [illegible]

مولانا سید عبدالجبار غزنوی [illegible] [illegible] اسلام کی بنیاد [illegible] [illegible] پاکستان کے بعد یہ مدرسہ ان کے فرزند [illegible] مولانا سید محمد داؤد غزنوی [illegible] [illegible] اس مدرسہ سے بھی سینکڑوں افراد مستفید ہوئے۔

۱۹۵۵ء میں مولانا سید داؤد غزنوی [illegible] [illegible] حضرت العلام حافظ محمد گوندلوی صاحب اور مولانا محمد عطاء اللہ حنیف [illegible] کی مساعی جمیلہ سے جامعہ سلفیہ فیصل آباد کا قیام عمل میں لایا گیا۔ یہ مدرسہ ایک یونیورسٹی کی حیثیت رکھتا ہے اور اس مدرسہ سے بھی سینکڑوں علمائے کرام مستفیض ہو کر ملک میں توحید و سنت کی اشاعت میں مصروف ہیں۔ [illegible] مولانا محمد اسمٰعیل اسلفی مرحوم کا قائم کردہ مدرسہ جامعہ محمدیہ گوجرانوالہ بھی ایک نمایاں حیثیت کا حامل ہے۔ اس مدرسہ میں بہترین [illegible] کرام تدریس کی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ شیخ الحدیث حضرت العلام مولانا حافظ محمد گوندلوی مدظلہ العالی بخاری شریف کا درس دیتے ہیں۔ اور شیخ الجامعہ کے اعلیٰ منصب پر فائز ہیں۔ والسلام

[illegible] کی طرف توجہ فرمائی۔ اب بھی اگر کوئی حقیقت سے گریز کرے اور مصیبتوں میں اللہ تبارک و تعالیٰ سے مدد مانگنے کے بجائے اللہ کے بندوں کو [illegible] مدد گار سمجھے تو اس سے بڑھ کر بد قسمت اور اپنے نبی کا نافرمان کون ہوگا۔ اللہ تعالیٰ سب کو دین کی سمجھ دے۔

[illegible] کے بعد سورج گرہن کے وقت [illegible] بند ہوگئی اور لوگوں پر ایسا خوف طاری ہوگیا کہ اپنے گھروں میں بند ہوگئے۔ لیکن پروردگار عالم کی طرف سے [illegible] پر گھبرانے اور [illegible] کے عذاب سے [illegible] اور [illegible] اور حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

(باقی صفحہ ۔۔۔ پر)

سورج گرہن
توحید کا ایک درس

۲۴ فروری ۱۹۸۰ء کو ہندوستان کے طول و عرض میں سورج گرہن کا ایک غیر معمولی منظر پیش آیا۔ یہ گرہن اگرچہ چند منٹوں میں [illegible] تھا، مگر سائنسی نکتہ نگاہ سے مشاہدہ کے لئے گویا [illegible] کئی دن پہلے تیاریاں شروع ہو گئیں اور بڑے بڑے طویل [illegible] مشاہدات نمودار ہوئے۔

گرہن کے دو گھنٹوں کے درمیان جو ہر طرف ہو کا عالم تھا۔ جو جہاں تھا وہیں رہ گیا۔ سڑکوں کی ویرانی بتلا رہی تھی کہ حکومت نے کرفیو لگا دیا ہے۔ سائنس نے اس دور ترقی میں طاقت ور دوربینوں اور آلات رصدیہ کی مدد سے اجرام فلکیات چاند سورج اور زمین کی گردش معلوم کر لی ہے اور ان کی رفتار اور انداز رفتار دیکھ کر [illegible] نکال لیتے ہیں کہ کب اور کس وقت [illegible] سیارے ایک محاذ میں آ جائیں گے۔ اب اگر یہ معلوم ہوا کہ [illegible] کے درمیان زمین واقع ہوگی۔ تو چاند گرہن کا اعلان کیا جاتا ہے۔ اگر درمیان میں چاند آ گیا تو سورج گرہن ہوگا۔ اور آڑ کے بقدر [illegible] سورج کی روشنی سے محروم ہو جائیں گے۔

سائنس دانوں کا یہ کارنامہ یقیناً حیرت انگیز اور قابل تعریف ہے۔ لیکن قدیم اور جدید سائنس دان آج تک اس سوال کا جواب نہ دے سکے کہ آخر چاند سورج اور زمین اپنے مقررہ محور سے کیوں نہیں ہٹتے اور کیوں محاذات میں آ جاتے ہیں۔ سائنس جہاں اپنے کو بے بس پاتی ہے۔ اور اس کا جواب دینے سے عاجز ہے۔ اس کیوں کا جواب اسلام کے سوا کسی کے پاس نہیں ہے۔

قرآن پاک یہ بتلاتا ہے کہ چاند سورج اور تمام سیارے اپنے خالق و مالک کے تابع فرمان ہیں اور اپنے پروردگار کے حکم سے ایک خاص انداز سے گردش کر رہے ہیں۔

کل فی فلک یسبحون اور وہ عالم مطلق جب چاہتا ہے ان کے محور اور ان کی رفتار میں تبدیلی کر دیتا ہے۔ اس طرح گرہن کا واقعہ رونما ہوتا ہے۔ کائنات کا ذرہ ذرہ جس طرح اپنے مالک حقیقی کے سامنے [illegible] ہے۔ اس طرح شمس و قمر کو بھی سرتابی کی مجال نہیں۔ والشمس والقمر بحسبان اور یہ گرہن اس بات کا کھلا ثبوت ہے کہ چاند اور سورج کی روشنی اور حرکت ان کی ذاتی

[illegible] معافی ہے [illegible] طالب [illegible] کو [illegible]

[illegible] واضح ہو جاتی ہے کہ دیگر مخلوقات کی طرح چاند اور سورج بھی بے بس ہیں۔ اور صاف ظاہر ہے کہ [illegible] خود اپنے کو کسی طرح معبود بننے کی صلاحیت نہیں رکھتی [illegible] معبودوں کی بے چارگی اور [illegible] معبود حقیقی کی قدرت [illegible] ہو جاتا۔ چاند سورج آگ دریا پہاڑ خاص درخت اور خاص جانور۔ فرشتے بزرگ [illegible] معبود [illegible] پروردگار کی بارگاہ میں [illegible] کی سعادت حاصل ہو جاتی ہے۔ اور [illegible] سے کام لیتے تو ہمیں بھی ہدایت کی راہ مل جاتی اور حضور علیہ السلام کے نقش پا کی پیروی آسان ہو جاتی۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ایک مرتبہ سورج گرہن کا واقعہ پیش آیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو [illegible] گھبرا گئے [illegible] کریم کی طرف [illegible] اس اہم موقع پر بھی آپ نے بارگاہ ایزدی کا رخ کیا اور بہت دیر تک صلوٰۃ کسوف میں مشغول رہے۔ قیام، رکوع، سجدہ سب طول [illegible]

اتفاق سے اسی روز [illegible] حضرت ابراہیم ۱۸ ماہ کی عمر میں اللہ کو پیارے ہو گئے۔ بعض [illegible] اسی حادثہ کی بنا پر سورج گرہن کا واقعہ پیش آیا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خیال کی اصلاح فرمائی۔

[illegible] چاند اور سورج اللہ کی قدرت کی دو نشانیاں ہیں [illegible] کسی کے مرنے جینے سے گرہن نہیں لگتا بلکہ اللہ تعالیٰ ان [illegible] بندوں کو ڈراتا ہے [illegible] جان و مال عزت [illegible] حکومت کی [illegible] ہمیشہ [illegible] خود کو محفوظ نہیں سمجھنا چاہئے۔ [illegible] چاہیے کہ سورج کی طرح کہیں ہم بھی بے نور ہو کر بیٹھ جائیں۔ اور [illegible] سے محروم نہ کر دے۔

غرض اللہ کے برگزیدہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے قول و عمل سے اس موقع پر امت کو ایک عظیم درس دیا۔ [illegible]

(باقی صفحہ ۔۔ پر)

اجلاس عام

صوبائی جمعیۃ اہلحدیث راجستھان کا

دسواں عظیم الشان دو روزہ اجلاس عام بمقام گنگاپور سٹی ضلع سوائی مادھوپور بتاریخ ۱۸/۱۹ اپریل بروز جمعہ و سنیچر منعقد ہو رہا ہے جس میں علماء راجستھان کے علاوہ بیرونی صوبہ جات کے مشہور و معروف علماء کرام تشریف لا رہے ہیں جو کتاب و سنت کی روشنی میں دنیا کی فلاح کے لئے اسلام کا روحانی پیغام پیش کریں گے۔ جملہ برادران قوم و ملت سے التماس ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت فرما کر سعادت دارین حاصل کریں۔

الداعیان: اراکین مجلس منتظمہ اجلاس عام اہلحدیث گنگاپور سٹی ضلع سوائی مادھوپور

قرض قرض رہے گا

ویٹ قرض جو میں مقروض کے [illegible] ہوتی ہے ... دیکھئے یہ برکتی ہوتا ہے۔ اخبار ترجمان کے بقایاجات کے بارے میں ہم قارئین کرام کو یاد دلاتے رہے ہیں اس کے باوجود اکثر حضرات توجہ بالکل نہیں دیتے۔ کچھ حضرات جماعت کے وہ عہد اور خیر خواہ جو سمجھتے ہیں دوا دے کر جواب تک دیا انہیں توہین سمجھتے ہیں وہ بھول رہے ہیں کہ قرض قرض ہے۔ یاد رکھئے ترجمان کا زر بقایا ادا نہ کرنا جمعیۃ اہلحدیث ہند کے کاز کو نقصان پہنچانا ہے۔

(ادارہ)

حقیقہ: کام کی باتیں

رعایا کی حفاظت کا ذمہ دار بادشاہ ہوتا ہے اگر اپنی جان بچانے کے لئے دوسرے کی جان لینے پر کوئی مضائقہ نہیں اور عدل و انصاف کی امید ناممکن ہوتی ہے اور فرشتے صحابہ سے ہو چکا ہے کہ اب صرف خدا ہی سے کسی بھلائی کی امید ہو سکتی ہے، نامعلوم اس کا فیصلہ کیا ہے؟ اس پر مجھے ہنسی آگئی۔

بادشاہ نے لڑکے کو مارنے کا حکم دے دیا اور کہا: مجھے مرنا منظور ہے مگر کسی بے گناہ کی جان لینا مناسب نہیں۔

خدا کا کرنا اب ہوا کہ یہ سنا، عزم مجرد تندرست ہو گیا۔ (مثنوی معنوی مولانا روم)

جمعیۃ اہلحدیث کا آٹھواں اجلاس عام

مسلمانان ہند کو یہ جان کر مسرت ہوگی کہ جمعیۃ اہلحدیث بمبئی کا آٹھواں اجلاس عام ان شاء اللہ ۲۰ مئی ۱۹۸۰ء کرستان تالاب میں منعقد ہوگا۔ جو انشاء اللہ سابقہ روایات کے مطابق ملت اسلامیہ کے لئے ایک بہتر مستقبل کا آئینہ دار ہوگا۔ ملک کے متعدد علمائے کرام کو مدعو کیا جا رہا ہے مولانا علی احمد بنارسی، مولانا [illegible] الرحمٰن اعظمی، مولانا سعید احمد اکبر آبادی، مولانا عبد الکریم پاریکھ، مولانا مختار احمد ندوی، عبد الحمید رحمانی خصوصی مقرر ہوں گے اور اجلاس کی تیاری کے لئے کمیٹیاں تشکیل دی جا چکی ہیں، عنقریب تفصیلات سے مطلع کیا جائیگا۔

یعقوب انصاری

(ناظم جمعیۃ اہلحدیث بمبئی عظمیٰ)

ضروری اعلان

قرآن و سنت کی روشنی میں بدعات و رسوم کی تردید مولانا ڈاکٹر مصلح الدین صاحب سلفی نے اپنے کتابچہ "بدعات کا شرعی آپریشن" میں کی ہے۔ اس کتابچہ کا جواب گنبد بارہ اڑیسہ کے مولوی عبد القدوس صاحب نے رسالہ ردّ الرشیں کے نام سے شائع کیا ہے اس کا جواب بحمد اللہ "تحفۂ شریعت" کے نام سے شائع کر دیا ہے دعوت کے عنوان سے مولانا کی ایک بہترین تحریر شائع کر دی گئی ہے۔ تینوں رسائل یکجا ۵۰ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر حاصل کریں۔

انصار السنہ

۲۳ جولائی ورت اسٹریٹ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳

اسلام احمد پرنٹر پبلشر نے جمعیۃ اہلحدیث ہند کی جانب سے

کوہ نور پرنٹنگ پریس دہلی میں چھپوا کر دفتر ترجمان ۴۲۸ پرسپہ اسٹریٹ صدر بازار دہلی سے شائع کیا۔

مولانا عبد الاحد مئوی کا انتقال پرملال

یہ خبر قارئین کو صدمہ پہنچائے گی کہ مئو کی بزرگ ہستی مولانا عبد الاحد صاحب سابق مدرس عالیہ عربیہ مئو ۲۷ مارچ ۱۹۸۰ء کو ۹۰ سال کی عمر میں انتقال ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کی نماز جنازہ ۲۸ مارچ کو بعد نماز جمعہ حضرت مولانا عبید اللہ صاحب رحمانی شیخ الحدیث نے پڑھائی اور قصبہ کے ایک جم غفیر نے اشکبار آنکھوں سے آپ کو سپرد خاک کیا۔ مولانا مرحوم کی وفات کے ساتھ پوری جماعت کے لئے بالعموم اور مدرسہ عالیہ عربیہ کے ارباب کے لئے بالخصوص ایک الم انگیز سانحہ ہے۔ مرحوم ہر مکتب خیال میں جس احترام سے دیکھے جاتے تھے اس کی مثال مشکل سے ملے گی۔ آپ مفسر زمانہ کی یادگار تحقیق اور مولانا ابوالکلام محمد علی کے خوشہ چیں تھے۔ آپ کے علم و تقویٰ اور تقویٰ نے آپ کو مقبول عام بنا دیا تھا۔ آپ نے مشرقی یوپی کی قدیم درسگاہ مدرسہ عالیہ عربیہ مئو کی نظامت کے فرائض تقریباً ۳۵ سال تک انجام دیئے اور تمام مشکل مواقع کا انتہائی جرأت کے ساتھ سامنا کیا۔ مرحوم کی یہ خدمات کبھی فراموش نہیں کی جا سکتیں۔ چند سال سے مرحوم اپنی کبر سنی کی وجہ سے گوشہ نشین ہو گئے تھے لیکن ادارہ کے ساتھ مخلصانہ لگاؤ اور تعاون میں کوئی کمی نہ آنے دی۔

مرحوم کی زندگی اعمال صالحہ، تقویٰ اور خشیت الٰہی کا ایک نمونہ تھی۔ مدرسہ کی مجلس انتظامی مولانا مرحوم کے انتقال پرملال سے ایک خلا محسوس کرتی ہے جس کا پر ہونا بہت مشکل ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اعمال خیر کا بہترین صلہ عطا کرتے ہوئے جنت الفردوس میں جگہ دے، آپ کی لغزشوں سے درگزر فرمائے اور آپ کے پسماندگان کو آپ کے نقش قدم پر چلنے کی اور صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

مجاز اعظمی

دفتر مدرسہ عالیہ عربیہ مئو

انتقال پرملال

مولانا عبد الوکیل خطیب کے ذریعہ معلوم ہوا کہ مولانا عبد اللہ میرٹھی طویل علالت کے بعد انتقال فرما گئے ہیں۔ مرحوم ایک متقی اور پرہیزگار عالم تھے۔ ناظرین ترجمان سے مرحوم کے لئے غائبانہ نماز جنازہ اور دعائے مغفرت کی درخواست ہے۔ (عبد الوکیل کراچی)

تحریک استشراق اور اسلام

تعلیم یافتہ ہو چکی ہیں۔ صرف امریکہ یا یورپ میں تقریباً کل میں تیس ہزار رسالے و پمفلٹ تین سو زبانوں میں ساٹھ ہزار مقالے برطانیہ میں چھپ چکے ہیں جا بجا ہزار مجلات و رسالے مستشرقین کے زیر سایہ نکلتے ہیں اور ڈھائی ہزار علمی ادارے کی سرپرستی کر رہے ہیں۔ عالم اسلام اور عرب کے متعدد اداروں کو ان کی سرپرستی حاصل ہے۔ افسوس تو یہ ہے کہ وہ حضرات جو احساس کمتری اور مرعوبیت کے سبب ان کے حلقہ بگوش ہیں وہ ان کی سازشوں کے شکار ہیں اور ان کے افکار و نظریات پر پوری طرح مستفیض ہیں۔

ان فتنوں کے سدباب کے لئے مسلمان دانشوروں کو چاہئے کہ زیادہ سے زیادہ ایسے ادارے قائم کریں جن کے ذریعہ اسلام کی صحیح نشر و اشاعت اعلیٰ پیمانے پر ہو سکے۔ اور ان تمام وسائل و ذرائع کو کام میں لایا جائے جن کے ذریعہ مغربی علماء کی غلط بیانیوں اور سیاسی اغراض اور چالوں کو طشت از بام کیا جا سکے۔ یورپی زبانوں میں نشر و اشاعت کا انتظام کرنا از حد ضروری ہے۔ نیز ہمیں ایسے تعلیمی ادارے قائم کرنے پڑیں گے جہاں ہم اجنبی زبانوں پر عبور حاصل کر سکیں تاکہ ان زبانوں میں اسلامی موضوعات پر کتابیں ان سے زیادہ اچھی طرح پیش کر سکیں اور ان زبانوں میں اسلام کو صحیح طور پر پیش کیا جانا ممکن ہو سکے۔

(والسلام)

شہداء اُحد

مولانا عبد الجلیل رحمانی کی شگفتہ تحریر اور انداز سے اصحاب علم واقف ہیں۔ شہداء احد اپنے عنوان پر منفرد کتاب ہے۔

کاغذ سفید چکنا اعلیٰ طباعت ٹائٹل نہایت دیدہ زیب بلاک سے چھپا تیسرا ایڈیشن طبع ہو گیا ہے

صفحات ۱۱۲ قیمت پانچ روپیہ ۵/- (علاوہ محصول ڈاک)

ملنے کا پتہ: مکتبہ ترجمان پوسٹ بکس ۱۳۰۲ دہلی

دستور المتقی

مجلد عمدہ طباعت قیمت دس روپے ۱۰/- (علاوہ محصول ڈاک)

ایمان

ایمانیات پر بہترین کتاب طباعت کتابت عمدہ قیمت ۲/- روپے (علاوہ محصول ڈاک)

دینی تحریر میں بناؤ بگاڑ

قیمت ۵/- روپے علاوہ محصول ڈاک

مسلمان اور فرقہ پرستی

بہترین تحفہ علاوہ محصول

منیجر: مکتبہ ترجمان۔ پوسٹ بکس ۱۳۰۲ دہلی

D (D) 712

FORTNIGHTLY TARJUMAN

317 PRESS STREET, SADAR BAZAR DELHI-110006

کلمہ طیبہ
سی۔ بی خان ناگرہ

کلمہ طیبہ میں ہر پہلو سے آپ کو
قرآن کریم کی روشنی میں جواب ملیگا
صرف ۱/ صفحات ۲۴

مہر نبوت
قاضی محمد سلیمان منصور پوریؒ
مؤلف " رحمۃ للعالمین "

یہ کتاب اسلام کو سمجھنے کے لئے
کافی ہے
قیمت صرف ۱/۵۰
صفحات ۴۸

قانون الٰہی یا انسانی
عبد القادر عودہ شہیدؒ

خالق کائنات کا عطا کیا ہوا
قانون۔ مصر کے ماہر قانون
کی معرکۃ الآرا تصنیف
قیمت ۳/ روپے صفحات ۹۶

چالیس حدیث
امام نووی رح
ترجمہ:۔ انگریزی و اردو

قرآن کریم کے ساتھ ساتھ احادیث
کا مطالعہ بھی انتہائی ضروری ہے
قیمت صرف ۸/ روپے
صفحات ۱۵۲

کردار کا جادو
شاہ بلیغ الدین

اس کتاب میں اسلامی اخلاق
وعمل کو مختلف مثالی کردار کے
آئینے میں پیش کیا گیا۔
قیمت صرف ۱/ صفحات ۶۴

اقبال اور سوشلزم
ڈاکٹر ایس اے رحمان
(ریٹائرڈ چیف جسٹس آف پاکستان)

علامہ کے خیال میں اگر نجات ممکن ہے تو صرف اسلام کے ذریعہ
قیمت صرف ۶/ صفحات ۸۰

مولانا مودودی ہی مجرم کیوں؟
اکابر دیوبند اور مولانا مودودی کے افکار کا تقابلی مطالعہ
قیمت صرف ۲/۵۰ روپے صفحات ۴۲

ملنے کا پتہ
مکتبہ ترجمان
پوسٹ بکس ۱۳۰۶
دہلی۔ ۱۱۰۰۰۶

عصری اسلوب میں
اسلامی لٹریچر
مولانا وحید الدین خاں کے قلم سے

٭ مذہب اور جدید چیلنج قیمت ۱۳۰۵۰ ٭ دین کیا ہے صفحات ۴۳ قیمت ۱/۵۰ روپے ٭ تجدید دین صفحات ۴۸ قیمت ۲/ روپے ٭ تعمیر ملت صفحات ۴۸ قیمت ۲/ روپے ٭ اسلام دین فطرت صفحات ۴۸ قیمت ۲/ روپے ٭ قرآن کا مطلوب انسان صفحات ۸۰ قیمت ۳/۵۰ روپے ٭ ظہور اسلام صفحات ۲۰۰ قیمت ۱۲/ روپے۔ اسلامی دعوت صفحات ۴۸ قیمت ۲/ روپے ٭ زلزلہ قیامت صفحات ۶۴ قیمت ۳/ ٭ تاریخ کا سبق صفحات ۴۸ قیمت ۲/ روپے عقلیات اسلام صفحات ۴۸ قیمت ۲/ روپے ٭ مذہب اور سائنس صفحات ۲۰ قیمت ۴/ روپے۔
علاوہ محصول ڈاک
مکتبہ ترجمان۔ پوسٹ بکس ۱۳۰۶ دہلی

مولانا آزاد کی مشہور تصانیف
مضامین الہلال۔ صفحات ۲۳۳ مجلد ۶/ روپے
تبرکات آزاد:۔ مکتوبات آزاد صفحات ۳۳۴ قیمت ۱۵/ روپے
قول فیصل:۔ عمدہ طباعت صفحات ۱۲۶ مجلد ۵/۵۰ روپے
خطبات آزاد:۔ مولانا آزاد کی تقریروں کا مجموعہ صفحات ۳۴۴ مجلد قیمت ۱۸/ روپے
آزاد کی کہانی خود ان کی زبانی قیمت ۱۵/ روپے
غبار خاطر قیمت ۱۵/ روپے
انسانیت موت کے دروازے پر۔ قیام خلق کا ذکر بہترین طباعت کاغذ سفید مجلد قیمت پانچ روپیہ ۵/ علاوہ محصول
ملنے کا پتہ:۔
مکتبہ ترجمان۔ پوسٹ بکس ۱۳۰۶ دہلی

1372
Md. Ismail, Zarger
#. 20-4-524
Moh. Khilwat,
Hyderabad
(A.P.)